﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 21 | جمعۃ المبارک 25؍جولائی 2014ء | 26؍رمضان 1435 ہجری قمری ❁ 25؍وفا 1393 ہجری شمسی | شمارہ 30

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کر شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب استجاب صوم ستة ایام من شوال)

خطبۂ عید الفطر

شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ حقیقی عید ہم میں سے بہتوں کو نصیب ہوئی ہو۔

اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی حفاظت ہی وہ عید ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور جس کی ہمیں تلاش ہونی چاہئے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو شیطان کو دھتکار کر ہم نے منانی ہے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے منانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 10؍اگست 2013ء بمطابق 20؍ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم اپنی زندگی کی ایک اور عید الفطر دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے۔ یہ عید جو رمضان کے بعد آتی ہے اس میں بہت سے لوگ رمضان میں مجھے لکھتے ہیں کہ رمضان آ رہا ہے، رمضان کے شروع میں بلکہ شروع ہونے سے پہلے لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ رمضان آ رہا ہے دعا کریں کہ ہم حقیقی طور پر اس کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔ پھر رمضان میں بے شمار خطوط آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دنوں کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔ اور صرف یہ خط لکھنے والے ہی نہیں بلکہ بے شمار ایسے احمدی ہیں جو رمضان کی برکات و فیوض سے متمتع ہونے اور فیضیاب ہونے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ جو اس کی حقیقی برکات سے فیض پانے کی کوشش کرنے والوں کی حالتوں کو بدل کر اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنا دیتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

(صحیح ابن خزیمۃ جزء 3 صفحہ 192-191 کتاب الصیام...... باب فضائل شہر رمضان ان صح الخبر حدیث نمبر 1887 المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الاولیٰ 1975ء)

کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ آگ سے نجات دلانے والا ہے۔ پس وہ مہینہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کا مہینہ، مغفرت کا مہینہ اور عِتْقٌ مِنَ النَّارِ کا مہینہ قرار دیا ہو، اُس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا مہینہ اور کونسا ہو سکتا ہے؟ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا بندہ اُن سامانوں سے فائدہ اُٹھائے، اُن وسیلوں کو استعمال کرے جو اُس کے رب نے ایک مومن کے لئے مہیا کئے ہیں تو یقیناً اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ یہ تین الفاظ جو استعمال کئے گئے ہیں یا تین فقرات جو استعمال کئے گئے ہیں، اگر ان پر غور کریں تو اللہ تعالیٰ کے ایسے پیار کے نظارے نظر آتے ہیں، ایسے پیار کا اظہار ہوتا ہے جو انسان کی دنیا و عاقبت سنوار دیتا ہے۔ فرمایا اس میں رحمت ہے۔ رحمت کے معنی ہیں کہ کسی کے لئے انتہائی رحم اور ہمدردی کے جذبات رکھنا۔ انتہائی نرمی اور ملاطفت ہونا۔ بہت زیادہ مدد اور فائدہ پہنچانا۔ غلطیوں سے صرفِ نظر کرنا۔ معاف کرنا۔ پھر مغفرت ہے اگر اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو ڈھانپ دیا، بخش دیا۔ انسان کو تحفظ دے کر گناہوں کی سزا سے محفوظ کر لیا۔ پھر عِتْقٌ مِنَ النَّارِ ہے، تو اس کا مطلب آگ سے آزادی ہے، آگ سے بچایا جانا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ شیطان سے گردن آزاد ہو جاتی ہے، کیونکہ جہنم کی آگ شیطان کے پیچھے چلنے سے ہی ہے یا شیطان ہی جہنم ہے۔ جب شیطان نے کہا کہ میں صراطِ مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا تا کہ اُن کو ورغلاؤں یعنی انسانوں کو ورغلاؤں، اللہ تعالیٰ کے راستے سے دور کروں۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے سے دنیا کی لالچیں دے کر ورغلاتا رہوں، اُن کو نیک کاموں سے دور ہٹاتا رہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِيْنَ۔(الاعراف:19) کہ اُن میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا، میں تم سب کو جہنم سے بھر دوں گا۔ پس شیطان کی پیروی اور اتباع ہی جہنم ہے۔ پس شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحمت، ہمدردی، مغفرت سے توجہ کرتے ہوئے اُس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ دیکھیں، رمضان میں اللہ تعالیٰ نے کتنے وسیع احسانات کے دروازے ہم پر کھولے۔ نہ صرف جہنم سے نجات دلائی بلکہ جنت کے دروازے بھی کھولے۔ لیکن کیا یہ فیض ہر اُس شخص نے اُٹھایا جس نے رمضان پایا، روزے رکھے یا پھر اس کی کچھ شرائط ہیں۔ اور پھر کیا صرف رمضان میں ہی ان شرائط کو پورا کر کے سارا سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو بھی حاصل کر لیا؟ مغفرت کو بھی حاصل کر لیا؟ اللہ تعالیٰ کے پیار سے بھی حصہ لے لیا اور شیطان سے بھی آزاد ہو گئے؟ یا رمضان میں بجا لائی جانے والی نیکیوں کو مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ قرآنِ کریم ان ہدایات سے بھرا پڑا ہے کہ نیکیوں کا تسلسل اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتا ہے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب بندے اور خدا کا دو طرفہ تعلق قائم ہو۔ روزوں کے بارے میں جو آیات ہیں اُن میں ہی اس بات کی طرف بھی خدا تعالیٰ نے اپنے قرب کے بارے میں جو فرمایا ہے تو اس شرط کے ساتھ کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ (البقرة:187) پس میرا فضل اور قرب چاہنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم تو عارضی ایک مہینے کے لئے نہیں ہیں۔ وہ تو ایسے احکامات ہیں جن پر ہمیشہ عمل کرنے کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب یہ حالت ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل ہو تو اس کے نتیجہ میں کیا ہوگا؟ فرمایا ایسے لوگ ’’يَرْشُدُوْنَ‘‘ میں ہوں گے، ہدایت پانے والوں میں ہوں گے۔

رُشداور ہدایت پانے کی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دعا بھی سکھائی ہے کہ یہ رشد، یہ ہدایت عارضی طور پر حاصل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ فائدہ تبھی ہے جب رُشد پر مستقل مزاجی سے قائم رہو۔ آیت میں جو الفاظ ہیں، وہ ہیں لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ کہ وہ ہدایت پا جائیں گے، کامیابی حاصل کرلیں گے۔ اس محنت کی وجہ سے جو انہوں نے حقیقت میں شیطان سے اپنے آپ کو آزاد کروانے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے کی ہے، اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے راستے پر ڈال دے گا جو کامیابی کی طرف لے جانے والا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب تک پہنچانے والا راستہ ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنی طرف لانے والے عارضی راستوں کی نشاندہی کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے راستے تو مستقل جنت کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ اگر انسان شیطان سے بچتے ہوئے اُن پر چلتا چلا جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتا ہے۔ اُس کا ہر عمل اور عبادت اُسے یہ توجہ دلا رہی ہو کہ مجھے خدا دیکھ رہا ہے۔ اور جب اس میں استقلال پیدا ہو جائے تو پھر بندہ بھی خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ اُس کی قدرت کے نظارے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی تسلیوں کو محسوس کرتا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھتا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جس کا حصول ایک مومن کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔

کل تک ہم قرآنِ کریم کے بعض احکامات پر غور کر رہے تھے۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ کس طرح ہم ان احکامات پر غور کر کے، ان کو سمجھ کر، پھر ان پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کے قریب پہنچ سکتے ہیں۔ کس طرح ہم ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب پہنچ سکتے ہیں کہ جہاں ہمیں یہ محسوس ہو کہ نہ صرف خدا ہمیں دیکھ رہا ہے بلکہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر شیطان سے گردن آزاد کروانے کی ہم کوشش کر رہے تھے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کر کے شیطان کو دھتکارنے کی ہم کوشش کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت حاصل کرنے اور آگ سے بچنے کے لئے اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش میں مصروف تھے تا کہ حقیقی عید منا سکیں۔ کیونکہ شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ حقیقی عید ہم میں سے بہتوں کو نصیب ہوئی ہو۔ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ کی شرائط پوری کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہم بنے ہوں۔ کیونکہ ان شرائط کو پورا کئے بغیر ہم شیطان سے کلیۃً اپنی گردن آزاد نہیں کروا سکتے۔ ان شرائط کو پورا کئے بغیر خدا تعالیٰ سے وہ تعلق جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، پیدا نہیں کر سکتے۔

پس رمضان کے خطبات میں جو مَیں نے اللہ تعالیٰ کے چند ایک احکامات بیان کئے تو وہ شیطان سے گردن آزاد کروانے اور ایمان کے راستوں کی تلاش کا ایک حصہ تھے۔ یہ تو اُن تدبیروں میں سے چند تدبیریں تھیں جن کے کرنے سے انسان شیطان کے قبضے سے گردن چھڑوا کر حقیقی عید منا سکتا ہے۔ پس حقیقی عید کے لئے تو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی ضرورت ہے، اُن صفات کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو کامل الایمان بناتی ہیں، حقیقی عید کا وارث بناتی ہیں۔ اُس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کل بھی کہا تھا سارا سال قرآنِ کریم کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ منہ سے ایمان کے دعوے کو عمل سے ثابت کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی فرماتا ہے؟ فرماتا ہے یہ کوئی آسان راستہ نہیں ہے، بعض دفعہ تمہیں آزمایا بھی جائے گا اور یہ آزمائش کا دور ہی ہے جب شیطان کہتا ہے کہ بندہ ذرا بھی کمزوری دکھائے تو میں فوراً اُس کی گردن دبوچ لوں۔ رمضان کے دنوں میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل بندے پر فرماتے ہوئے شیطان کو جکڑا ہوا تھا اور انسان بعض نیک کام کر کے روزے رکھ کر انتیس تیس دن خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کر کے اپنی گردن شیطان سے آزاد کروا چکا تھا یا کروانے کی کوشش کر رہا تھا اور ایک حد تک کامیابی ہو گئی تھی، رمضان کے بعد اگر امتحانی دور انسان پر آئے، اگر اُس میں بندہ ایمان کی مضبوطی پر قائم نہ رہے، دنیا کی طرف نظر دوبارہ پڑنے لگ جائے، ذرا کمزوری دکھائے تو شیطان پھر حملہ آور ہوگا اور بعید نہیں کہ پھر قابو کر لے۔ اور اگر بندہ عسر ہو یا یسر ہو، تنگی ہو یا آسائش ہو، اس میں خدا تعالیٰ کے آگے جھکا رہے، اپنے ایمان کو بچا کر رکھے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نظر، پیار کی نظر پہلے سے بڑھ کر بندے پر پڑتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مجھ پر ایمان لاؤ تو ایمان کا یہ معیار ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ کسی حالت میں بھی اس کا دامن نہیں چھوڑنا اور کسی حالت میں بھی اُس کو نہیں بھولنا کیونکہ اس کے بغیر پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل انسان پر نہیں ہوتے۔ یہ ہوگا تبھی اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل ایک مومن کے لئے حقیقی عید کا باعث بنتے ہیں۔

پھر یہ بھی واضح ہو کہ ایمان صرف اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور اُس کی عبادت کرنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ ہر قسم کے اعمالِ صالحہ کو بجالانا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ بلکہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی شرط ہر جگہ رکھی گئی ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا (الکھف: 89) اور جو بھی ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو اُس کے لئے جزا کے طور پر بھلائی ہی بھلائی ہے اور ہم ضرور اُس کے لئے آسانی کا فیصلہ کریں گے۔ حُسْنٰی کا مطلب ہے بہترین چیز، بہترین انجام، جنت، کامیابی۔ پس کتنے خوبصورت انعامات ہیں۔ جس کو یہ مل جائیں اُس کی اس سے بڑھ کر کیا عید ہو سکتی ہے۔ اور یہی عید ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسانیوں کا فیصلہ کر دے، اُس کے لئے اور کیا عید ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (حٰمٓ السجدۃ:9) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اجر وہ چیز ہے جو کسی کام کرنے کے بدلے میں دی جاتی ہے۔ جو مستقل مزاجی سے اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک کام کرتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ بدلہ دیتا ہے اور ایسا بدلہ دیتا ہے، ایسا انعام دیتا ہے جو نہ ختم ہونے والا ہو۔ اگر ایمان پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان نیکی کرتا ہے، کوئی عمل بھی کرتا ہے تو پھر ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور نہ ختم ہونے والا انعامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس کو یہ مل جائے اُس کی اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہو سکتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انعام کے مزید دروازے کھولتا ہے جیسا کہ ذکر ہوا کہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ گویا نیکیاں بچے دیتی ہیں۔ کئی احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہم نے فلاں کام کیا یا فلاں چندہ دیا، مالی قربانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اب دل چاہتا ہے کہ اس سے بڑھ کر قربانی کریں۔ یا ایک نیک کام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا نیک کام کرنے کی بھی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (العنکبوت:8) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے، ہم یقیناً اُن کی بدیاں دور کر دیں گے اور اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ پس جب ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ بدیاں دُور کرنے اور بہترین جزا کی خوشخبری دے رہا ہو تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہوگی۔ یہ جزا کیا ہے؟ انعامات کیا ہیں؟ آسانیاں کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرۃ:26) اور اُن لوگوں کو خوشخبری دے دے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے کہ اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری، جنت کے باغات کی خوشخبری، اُس کی نہروں کی ملکیت کی خوشخبری دے اِس سے بڑھ کر اُس کی کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ نیچے نہریں بہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو باغات ملیں گے جو جنتیں ملیں گی، اُن میں جو نہریں ہیں وہ اُس کے مالک ہوں گے۔ اَور بھی اس کی بڑی تفصیل ہے۔ تو بہر حال جو ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرے اس کے لئے یہ خوشخبری سب عیدوں سے بڑھ کر عید ہے یا سب عیدوں سے بڑی عید ہے جس میں اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری دے رہا ہے اور اس عید کی تلاش کی ہمیں ضرورت ہے اور کرنی چاہئے۔ یہ خوشخبری ملے گی تو شیطان سے گردن آزاد ہوگی۔

ایمان اور اعمالِ صالحہ اور جنت کی خوشخبری کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کچھ اس کی وضاحت پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے، وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر اعمالِ صالحہ کا اور اعمالِ صالحہ کی جزا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرۃ:26) کہا ہے۔ یعنی ایمان کی جزاء جنّت اور اس جنّت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نہریں اعمالِ صالحہ کا نتیجہ ہیں۔ اور اصل حقیقت یہی ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ اس دوسرے جہان میں انہارِ جاریہ کے رنگ میں متمثّل ہو جائیں گے۔‘‘ یعنی یہ اعمال جو اس دنیا میں انسان کرتا ہے، وہ جاری نہروں کی صورت میں، پانی دینے والی نہروں کی صورت میں وہاں وہی شکل اختیار کر جائیں گی۔ یہ اعمال ہی ہیں جو نہروں کی شکل اختیار کر جائیں گے۔

فرمایا: ’’دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اِعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے......‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کی جو حدود ہیں اُن سے بچتا ہے، اُن پر زیادتی نہیں کرتا، ظلم نہیں کرتا، اُن کو چھوڑتا ہے ’’......اُسی قدر ایمان اُس کا بڑھتا ہے اور ہر جدید عملِ صالح پر اُس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آ جاتی ہے۔‘‘ اور ہر نیا عمل جو صالح عمل وہ کرتا ہے اُس کے ایمان کو بڑھاتا ہے، اس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور دل میں ایک قوت آتی ہے۔ ’’خدا کی معرفت میں اُسے لذّت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مومن کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبتِ الٰہی، عشقِ خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے......‘‘ یہ جو سب کچھ ہے، یہ بندے کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دَین ہے اور عطا ہے، اُسی سے یہ فیض ملتا ہے اور یہ کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے ’’......کہ اُس کا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے، لبالب پیالہ کی طرح بھر جاتا ہے اور انوارِ الٰہی اُس کے دل پر بکلّی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دُور کر دیتے ہیں۔‘‘ فرمایا: ’’اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 308

مکرم صالح ابو مامون صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ مکرم ابو مامون صاحب تحقیق کی غرض سے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے اور عرب احباب سے ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کے بارہ میں سوال کرنے کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ 'جماعۃ المسلمین' کے نمائندہ ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ وہی سچے مسلمان ہیں اوران کے علاوہ باقی سب کافر ہیں۔

کفر وایمان کے فیصلے کا اختیار

ابو مامون صاحب کی مذکورہ بالا بات سن کر مکرم حلمی الشافعی صاحب نے فرمایا: ایمان اور اسلام کے دعویدار کے کفر کا فیصلہ کرنے کا کسی کو اختیار کیونکر ہوسکتا ہے؟ اس کا تعلق تو دل سے ہے، کیا آپ نے لوگوں کے دل چاک کر کے ان میں کفر دیکھ لیا ہے اس لئے لوگوں پر فتاویٰ کفر تھوپتے جارہے ہیں؟! مسلمان کون ہے؟ ہم اس کا فتویٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں نہیں لیتے؟ آپؐ تو ہر کلمہ گو کو اسلام کے دائرہ میں داخل سمجھتے تھے۔آپؐ نے مدینہ میں مردم شماری کروائی تو یہ نہیں فرمایا کہ جو پکے مومن ہیں صرف ان کے نام لکھو۔ بلکہ فرمایا: اُکْتُبُوْا لِیْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلام۔یعنی جو بھی خود کو مسلمان کہتا ہے اس کا نام مسلمانوں میں شمار کرلو۔ چنانچہ اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو اس سے یہ حق چھیننے کا اختیار کسی کو حاصل نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بعض اَعراب کے بارہ میں فرمایا کہ اگرچہ ایمان ان کے دلوں میں داخل تک نہیں ہوا، پھر بھی انہیں اسلام کے دائرہ سے باہر نہیں نکالا گیا، نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار دیا گیا۔ پھر آپ کے شیخ صاحب کو یہ اختیار کیونکر حاصل ہو گیا؟

مکرم ابو مامون صاحب بیان کرتے ہیں کہ: مکرم حلمی الشافعی صاحب کی سحر بیانی اور بلاغتِ لغوی کے ساتھ مضبوط دلائل میں میری تسلی کا کافی سامان تھا۔

جنّوں کی حقیقت

اس کے بعد کئی مسائل کے بارہ میں میرے سوالوں کے جواب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے دیئے اور میری تسلی ہوگئی، لیکن جنّوں کے بارہ میں میرا سوال قائم رہا اور میں نے کہا کہ: کیا آپ لوگ جنّوں کے وجود کو مانتے ہیں؟ ثابت صاحب نے کہا: قرآن کریم میں جنوں کا ذکر آیا ہے اس لئے ہم ان کے وجود کو مانتے ہیں لیکن ہم ایسے کسی جنّ کو نہیں مانتے جو نہایت خوفناک اور دیومالائی کہانیوں کا کوئی کردار ہو، جو جب چاہے لوگوں کو نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہو، جو معصوم لوگوں کے سر پر سوار ہوکر ان کو پریشان کرے اور کسی مولوی کے قابو میں آجاتا ہو۔ ایک مثال کے ذریعہ میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر کو فرمایا: اے ابوذر! شیاطین الانس والجن کے شروں سے پناہ مانگتے رہا کرو۔ ابوذرؓ نے عرض کیا: اے خدا کے نبی کیا انسانوں کے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ﴿شَیَاطِیْنَ الإِنسِ وَالْجِنِّ یُوحِیْ بَعْضُهُمْ إِلَی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوراً﴾ یعنی شیطان آدمیوں میں سے بھی اور جنّوں میں سے بھی ہوسکتے ہیں۔ان میں سے بعض بعض کی طرف ملمّع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف بتا دیا کہ انسان بھی شیطان ہوتے ہیں۔پس اگر انسانوں میں سے شیطان کہلانے والے پیدا ہوسکتے ہیں تو انسانوں میں سے جنّ کہلانے والے کیوں نہیں پیدا ہوسکتے؟

پھر جنّ کا ایک معنی ہر مخفی اور پوشیدہ چیز بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے آداب واخلاق اور روحانی امور کے بارہ میں تعلیم دی ہے جن پر عمل کر کے انسان جسمانی وروحانی بیماریوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ جسمانی بیماریوں میں سے کئی قسم کی جسمانی بیماریاں مختلف جراثیم، حشرات اور بیکٹیریا سے پھیلتی ہیں جن سے بچ کر انسان اپنی روحانی ترقی کو جاری رکھ سکتا ہے۔ چونکہ یہ نظر نہیں آتے اور نقصان دہ ہوتے ہیں اس لئے ان جراثیم، حشرات اور بیکٹیریا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّ اور شیاطین کا نام دیا ہے۔مثلاً فرمایا ہے کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ جنوں کی خوراک ہے۔اس حدیث میں آپؐ نے خبردار فرمایا ہے کہ ہڈی پر مختلف قسم کے جراثیم ہوتے ہیں جن سے انسان کو مختلف بیماریاں لگنے کا اندیشہ ہے۔لہذا اس سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کی ان باتوں نے جنّوں کے بارہ میں میرے لئے سوچ کے بے شمار افق کھول دیئے تھے۔

اتمام حجت اور انذار

اس کے بعد مصطفیٰ ثابت صاحب نے انبیاء ومامورین کی صداقت کے دلائل بیان کرنے شروع کئے، پھر وفات مسیح اوران کے رفع کے معنے بیان کئے۔ نیز ظہور امام مہدی کے بارہ میں بھی تفصیلی بات کرتے ہوئے کسوف وخسوف کے نشان کو امام مہدی کی صداقت کے عظیم نشان کے طور پر بیان کیا۔ان باتوں کے بعد مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا اللہ تعالیٰ نے مشرق ومغرب میں کسوف وخسوف کا نشان دکھا کر گویا کُل عالم پر حجت تمام کردی۔ ان کی طرف اپنا مامور بھیج کر انذار بھی کردیا تا لوگ خدا کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکیں اور راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کے لئے اس کے حضور دعائیں کریں۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی سنّت کے مطابق دنیا کو مختلف عذابوں میں مبتلا کرے گا تا لوگ اس کے بھیجے ہوئے پر ایمان لانے کی طرف توجہ کریں۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کی یہ بات سنتے ہی میرے ذہن میں گردش کرنے والے کئی سوالوں کا جواب مل گیا۔ میں ہمیشہ امت مسلمہ پر آنے والی مصیبتوں کے اسباب پر غور کرتا تھا لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔اب مجھے خیال آیا تھا کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو امت کی اس حالت کا سبب خدا کے مامور کو نہ ماننا بھی ہوسکتا ہے۔

الغرض اس رات اسلامی مفاہیم اور عقائد پر ایسی باتیں ہوئیں جن کو سن کر میرے دل ودماغ میں اسلام کی عظمت، اس کا جمال اوراس کی صداقت کے مضبوط دلائل کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ یہ ایسا منفرد احساس تھا جو مجھے کسی اسلامی تنظیم کے ساتھ منسلک ہونے سے دامنگیر نہیں ہوا تھا۔

جلسہ سالانہ کا پرکیف روحانی ماحول

اگلے روز سے جلسہ شروع ہوا تو اس کے مختلف انتظامات کو دیکھ کر میں ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا۔مختلف رنگ واقوام اور زبانوں کے لوگ کیسے اس عالمی وحدت کا حصہ بن چکے تھے۔ کیسے ان سب کو ان کی ضرورت کی اشیاء کی فراہمی کا پورا انتظام باحسن چل رہا تھا؟ مجھے بتایا گیا کہ ہر شعبہ میں کام کرنے والے کوئی ملازم نہیں بلکہ احمدی ڈاکٹرز، انجینئرز، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین، اور کالج ویونیورسٹی کے طالبعلم ہیں جنہوں نے ان دنوں میں اپنے آپ کو جماعتی خدمت کے لئے وقف کررکھا ہے۔

امام جماعت احمدیہ کے کلمات

امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطابات میں جماعت کی ترقی کی رپورٹ کے علاوہ مسلمانوں کے مسائل اوران کا حل پیش فرمایا جو نہایت مؤثر تھا۔

جلسے کے دوران امام جماعت احمدیہ نے ایک پریس کانفرنس کی جس میں ان سے پوچھا گیا کہ جماعت احمدیہ اور دیگر مسلم جماعتوں میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ دیگر مسلمان جماعتیں متفرق ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے کئی کئی لیڈر ہیں۔جبکہ جماعت احمدیہ کا پوری دنیا میں ایک نظام اور ایک امام ہے جس کے اشارے پر سب احمدی اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔

دیگر جماعتیں باہم برسرپیکار ہیں اور انہیں کسی اور کام کے لئے فرصت ہی نہیں مل رہی، جبکہ جماعت احمدیہ پوری تندہی کے ساتھ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے، اور دنیا میں صحیح اسلامی عقائد اور اخلاق کو پھیلا رہی ہے، نیز ایک طرف صحیح اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ پیش کررہی ہے تو دوسری طرف اسلام پر ہونے والے ہر حملہ کا جواب دے رہی ہے۔

جماعت کسی حکومت یا عالمی ادارے سے مدد نہیں لیتی بلکہ احمدیوں کی نیک کمائی سے جماعت پوری دنیا میں مساجد بنارہی ہے، ہسپتال اور سکول تعمیر کررہی ہے اور بیشمار فلاحی کاموں کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کررہی ہے۔

یہ باتیں سن کر میں سوچنے لگ گیا کہ یہ لوگ اتنے مختلف کیوں ہیں؟ ان کے ہر کام میں اسلامی تعلیمات کی حسین تصویر کیوں نظر آتی ہے؟ اس کا سادہ سا جواب یہی تھا کہ انہوں نے صحیح اسلامی تعلیم کو سمجھ کر اس پر اس حد تک عمل کیا ہے کہ اس کی حسین تصویر بن گئے ہیں۔

میں بیعت کرنا چاہتا ہوں!

الغرض یہ دس ایام نہایت پرکیف روحانی ماحول میں گزارے جس کے آخر پر میں نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب سے پوچھا کہ جماعت کا نظام کیا ہے اور اس میں شامل ہونے کا طریق کیا ہے؟ انہوں نے مجھے نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کی تفصیل بتائی اور شرائط بیعت دیں جنہیں پڑھتے ہی میرے اندر سے بڑی قوت کے ساتھ یہ صدا بلند ہوئی کہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

یوں تحقیق کی غرض سے کیا جانے والا یہ سفر بالآخر اپنے منطقی انجام کو پہنچا اور مجھے میری منزل مل گئی۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات

جلسہ سالانہ کے ایام گزرنے کے بعد ہماری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ دوران ملاقات میں نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں شیخ محمود جودہ کے کہنے پر یہاں آیا تھا، تا یہاں پر جلسہ میں شرکت کروں اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور خیالات پر اطلاع پاؤں نیز شیخ جودہ کا یہ پیغام حضور تک پہنچاؤں کہ آپ ان کے ساتھ ٹیلی فون پر کفر وایمان کے مسئلہ پر بات کرلیں اور اگر وہ ثابت کردے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کافرانہ ہیں تو آپ ان عقائد کو چھوڑ کر شیخ جودہ کی جماعۃ المسلمین میں شامل ہوجائیں۔لہذا اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس شیخ سے فون پر بات کرلیں۔

میری اس بات کے جواب میں حضور انور نے مسکراتے ہوئے صرف اتنا فرمایا کہ اگر وہ واقعی شیخ کہلاتے ہیں تو انہیں جاکر کہو کہ قرآن کی طرف لوٹیں۔

وہ کامیاب ہوگئے!

واپسی پر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملاقات کے لئے گیا تو سب ہی میرے منتظر تھے۔ میرے وہاں پہنچتے ہی ہر طرف سے کچھ ایسے سوالوں کی بوچھاڑ ہونے لگی کہ: تم نے ہمارے ساتھ رابطہ کیوں نہیں کیا؟ تم نے جماعت احمدیہ کے امیر سے ہماری بات کیوں نہ کرائی؟ تم اتنے دن وہاں کیا کرتے رہے؟ تم نے وہاں کیا سنا؟ اور کیا کیا سوالات کئے؟ کچھ دیر خاموشی سے ان کے سوالات سننے کے بعد بالآخر میں نے نہایت دھیمے لہجے میں سب سوالوں کا ایک ہی جواب دے دیا۔ میں نے کہا: میرے دوستو! بات یہ ہے کہ میں بدل گیا ہوں۔ میں انہیں اپنے طرز فکر کا قائل کرنے گیا تھا جس میں مجھے تو ناکامی ہوئی، لیکن وہ مجھے قائل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

یہ بات میرے دوستوں کے لئے بجلی کے جھٹکے سے کم نہ تھی۔ یہ سنتے ہی ان میں سے کئی بیک زبان بولے: اس کا مطلب ہے کہ تو مرتد اور کافر ہوگیا ہے۔

ابو مامون: نہیں، بلکہ میں اب ہدایت پاگیا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اب حقیقی طور پر مسلمان ہوا ہوں۔

میرے دوست: اگر انہوں نے تجھ پر جادو کر دیا ہے یا تم پر کسی جن کا اثر ہوگیا ہے تو ہم ان امور سے نجات کے لئے تمہاری مدد کرسکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے تم سفر کی تھکان کی وجہ سے ایسی باتیں کررہے ہو۔اس لئے چند دن آرام کرلو پھر بات ہوگی۔

ابو مامون: میں آپ کے لئے رسالہ ''التقویٰ'' بھی لایا ہوں آپ اسے پڑھیں شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے ہی آپ کو بھی ہدایت دے دے۔

الغرض میرا یہ اعلان میرے ساتھیوں کے لئے ایک بھاری صدمہ تھا۔ انہوں نے دو ہفتے تک انتظار کیا جس کے بعد مجھے دھمکیاں دینی شروع کردیں۔ سب سے پہلے تو انہوں نے مجھے اپنی مسجد میں داخل ہونے سے روکا۔ پھر مجھ سے سب رابطے توڑ کر دھمکیوں کی بھرمار کردی۔ ان میں سے بعض نے مجھ پر کفر کا فتوی لگایا، بعض نے مجھے میرے حال پر چھوڑنے کا کہا اور بعض نے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں کئی راہِ ہدیٰ پاگئے۔ والحمد للہ علی ذلک۔

(باقی آئندہ)

بقیہ **خطبۂ عید الفطر** از صفحہ نمبر 2

خدا تعالیٰ کی راہ میں اُن کے لئے آتی ہیں۔ وہ اُنہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے،......’’اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی مشکلات آتی ہیں، مسائل آتے ہیں تو مایوس نہیں ہوجاتے، بے چین نہیں ہوجاتے، بلکہ فرمایا:’’...... پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذّات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔‘‘ یعنی اس کے بعد ایسے مقام پر انسان پہنچ جاتا ہے کہ بجائے دُکھ کے اسے لذت محسوس ہوتی ہے۔ فرمایا:’’ ایمان کے انواعِ اوّلیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو موہبتِ الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے......‘‘۔ ایمان کے مختلف جو درجے ہیں، وہ سات ہیں اور جو آخری درجہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور دَین ہے۔’’......موہبتِ الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔ اس لئے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔......‘‘ سات دروازے اعمالِ صالحہ بجا لانے کے ہیں، ایمان کی مضبوطی کے اور آٹھواں دروازہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کھلتا ہے۔’’......غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوں گی، وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظلّ ہیں اور یہی اُس کی سچی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔ مومن کے لئے ہر حال میں اسی دنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے......‘‘ اور اسی دنیا کا جو بہشت ہے اگر یہ مل جائے، جو ایمان مضبوط ہو، اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق ہو تو یہی عید ہے۔ فرمایا:’’ ......اسی عالم کا بہشتِ موجود دوسرے عالم میں اُس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔......‘‘ یعنی اس دنیا کا جو بہشت ہے، جو ملا ہے، جو نیکیوں کی توفیق مل رہی ہے، جو عبادتوں کی توفیق مل رہی ہے، مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی توفیق مل رہی ہے، یہی بہشتِ موعود ہے، یہی وہ جنت ہے جس کا آئندہ وعدہ کیا گیا ہے۔ اگلے جہان میں، اگلی زندگی میں، یہی بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔’’ ......پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اُس کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اس دنیا میں لذّت شروع ہوجاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ مَیں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہوں گی۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 573-572۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:’’ ایمان کو اعمالِ صالحہ کے مقابل پر رکھا ہے۔......یعنی ایمان کا نتیجہ تو جنت ہے اور اعمالِ صالحہ کا نتیجہ انہار ہیں۔ پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہوجانے والی چیز ہے اور دیرپا نہیں اسی طرح ایمان بے عملِ صالح بھی کسی کام کا نہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار (درختوں) سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف مسلمانوں کو بلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں......‘‘ وہ درخت ہیں’’......اور اعمالِ صالحہ اُن اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔ غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبّر کیا جاوے اُسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے جس طرح سے ایک کسان کا شتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے۔ اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کہ روحانیات کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے اور پھر جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے‘‘ پانی لگاتا ہے،’’......اُسی طرح سے روحانی باغِ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ایسا ہی بیکار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکمّا ہے۔‘‘

پھر فرمایا کہ:’’ درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں مگر جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اُس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں۔ یہی حال روحانی زندگی میں شجرِ ایمان کا ہے......‘‘ ایمان کے درخت کا ہے کہ’’ ......ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمالِ صالحہ روحانی رنگ میں اُس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آبپاشی کا کام کرتے ہیں پھر جس طرح ہر ایک کاشتکار کو تخم ریزی اور آبپاشی کے علاوہ بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے اُسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی فیوض و برکات کے ثمراتِ حسنہ کے حصول کے واسطے بھی مجاہدات لازمی اور ضروری رکھے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 649-648۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جو مجاہدات ہیں، یہ مستقل مزاجی سے کرنا انتہائی ضروری ہے اور یہی چیزیں ہیں جو حقیقی عید کا وارث بناتی ہیں۔

پھر عملِ صالح کیا چیز ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔......‘‘ کون سے چور ہیں جو اُس کے عمل پر پڑتے ہیں؟’’ ......ریاکاری......‘‘ دکھاوا’’ ......کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔ عُجب......‘‘ کیا ہے؟’’ ......کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے......‘‘ پہلا تو یہ کہ دکھاوے کے لئے کوئی اہم کام کیا، پھر کوئی نیکی کی تو اپنے نفس میں خوش ہوا، اپنے دل میں خوش ہوا کہ میں نے بڑی نیکی کر لی ہے، میں کوئی چیز بن گیا ہوں۔ پھر خود پسندی کی عادت بھی پڑتی ہے۔ پھر یہ بھی امید ہوتی ہے کہ میری تعریف بھی لوگ کریں۔ پھر فرمایا:’’ ......اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں۔ ان سے اعمال باطل ہوجاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو......‘‘ یہ خیال تک نہ ہو یہ عملِ صالح ہے۔’’ ......جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے۔ ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو۔ صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 577-576۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صرف ایمان فائدہ نہیں کرتا، صرف یہ کہہ دینا کہ ہم احمدی ہوگئے اس کا فائدہ نہیں جب تک اعمال بھی ساتھ نہ ہوں۔ پس اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی حفاظت ہی وہ عید ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور جس کی ہمیں تلاش ہونی چاہئے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو شیطان کو دھتکار کر ہم نے منانی ہے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے منانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے، انشاء اللہ۔ اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی گردنوں کو آگ سے آزاد کروانے والوں میں شامل ہوں، تا کہ شیطان کے چنگل سے آزاد ہوں، تا کہ حقیقی عید جو خدا تعالیٰ کے وصال کی عید ہے وہ منانے والے ہوں، تا کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لاتے ہوئے ہمیشہ ہدایت کے راستوں پر چلتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمتوں کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ ہم بار بار اُن میں داخل ہو کر اُس کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ ایمان کی مضبوطی اور عملِ صالح سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے شیطان سے اپنی گردن آزاد کروانے والے ہوں تا کہ ہمارا ہر دن روزِ عید بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا سے پہلے میں سب احباب کو عید مبارک پیش کرتا ہوں۔ شروع میں بھی پہلے مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ عید برکتوں والی ثابت فرمائے، ہر شخص کے لئے بھی اور جماعت احمدیہ کے لئے بھی۔ دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی عید مبارک۔ میرا خیال ہے ہمارے علاوہ دنیا میں اکثر جگہ تو کل ہی عید ہو چکی ہے۔ بہر حال کہیں صحیح عید ہوئی ہے، کہیں غلط طریقے سے ہوئی۔ لیکن جہاں بھی ہوئی، عید ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے عید مبارک کرے۔ کیونکہ بعض جگہ علماء نے چاند نظر نہیں بھی آسکتا تھا تو زبردستی ثابت کر دیا کہ چاند نظر آگیا ہے اور مسلمان ملکوں میں جہاں احمدی ہیں وہاں بہر حال اُن کو رؤیتِ ہلال کمیٹی کے مطابق عید منانی پڑی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے عید ہر ایک کے لئے مبارک کرے۔

اب دعا ہوگی، دعا میں پاکستان کے احمدیوں کو جو مسلسل امتحان اور ابتلا کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمانوں کو بچائے ہوئے ہیں، قربانیوں میں پیش پیش ہیں، اُن کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے لئے آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدیت کی وجہ سے مشکلات میں گھرے ہوئے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ ان میں خاص طور پر انڈونیشیا، ملائیشیا، قرغزستان، قازقستان وغیرہ بھی شامل ہیں۔ مڈل ایسٹ کے ملک بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

شہدائے احمدیت کے خاندانوں کے لئے، اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ہمیشہ بہتری کے سامان پیدا فرمائے۔ اسیران کے لئے، پاکستان میں بھی اسیر ہیں، سعودی عرب میں بھی بعض نو احمدی اسیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ احمدیت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے جھوٹے مقدمات میں ملوث احمدیوں کے لئے کہ اللہ تعالیٰ بریت کے سامان پیدا فرمائے۔ ہر اُس شخص کے لئے جو جھوٹے مقدمات میں ملوث ہے، بریت کے سامان پیدا فرمائے۔ کسی بھی رنگ میں مشکلات میں گرفتار احمدیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات دور فرمائے۔ رمضان میں مالی قربانیاں پیش کرنے والے احمدیوں کے لئے اور اُن سب کے لئے بھی جو دین کی خاطر مال جان اور وقت کی قربانی کر رہے ہیں، دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ امتِ مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں اُن کے افتراق اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے نام پر ظلم کرنے کی وجہ سے جو اُن پر مشکلات ہیں بلکہ پھٹکار پڑی ہے، اللہ تعالیٰ اُنہیں عقل دے اور وہ خدا اور رسول کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔ انصاف پسند اور عدل قائم کرنے والے رہنما ان اسلامی ملکوں کو ملیں۔ رعایا کے حقوق ادا کرنے والے لیڈران کو ملیں۔ عوام بھی نیک نیتی سے اپنے ملک کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہوں۔ مفاد پرست علماء کے چنگل سے اللہ تعالیٰ جلد مسلم اُمّہ کو رہائی دے۔ انہیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو

اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہو گئی۔
اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفین اسلام کی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے

ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔
روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

**ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔
اور پھر ایسے مالدار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔**

اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور اُمّت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔
جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04؍جولائی 2014ء بمطابق 04 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔
(البقرۃ:184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو؟ نہیں، بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے

چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔'' تبتّل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لَو لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ''پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔'' فرمایا کہ ''جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔'' (ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے، ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 458 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 9214 عالم الکتب بیروت 1998ء)

لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ پر چلے۔ تقویٰ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر توجہ دلائی ہے اور فرمایا جو اس سوچ کے ساتھ روزے رکھے کہ تقویٰ اختیار کرنا ہے، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کے ساتھ اپنے دن رات گزارنے ہیں، اپنی عبادتوں کے حق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے تو اللہ نے فرمایا کہ یہ روزہ پھر میری خاطر ہے اور پھر میں ہی اس کی جزا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون...... حدیث 7492)

یعنی ایسے روزے دار پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا اِدراک ان کو ہو جاتا ہے۔ یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لئے نہ ہوں۔ رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے ہر سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔ دن بھر کا ذکرِ الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں۔ ہم اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کا جواب اسی طرح الٹا کر دینے والے نہ ہو جائیں۔ اس کے بجائے ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کے جواب میں خاموش ہو جائیں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ جواب دیں کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں اِنِّیْ صَائِمٌ کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894)

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری عزتیں، ہماری بڑائی کسی کو نیچا دکھانے یا اسی طرح ترکی بہ ترکی جواب دینے میں نہیں اور اپنے پر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے۔ اسی میں ہماری بڑائی ہے۔ اسی بات میں ہماری عزت ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کو عزت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14)۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا یہ معیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بارے میں ایک ارشاد ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اَب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متّقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے'' فرمایا: ''پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متّقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 239-238۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس یہ بڑا خوف دلانے والی تنبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انتہائی رحم کا سلوک ہے۔ پھر فرمایا کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ کر میں نے تمہارے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ تم آسانی سے تقویٰ اختیار کر سکو۔ ان احکامات پر چل سکو، چلنے کی کوشش کرو۔ میرا قرب پانے والے بن سکو لیکن اب بھی اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اگر ہم ان جالوں اور ان خولوں کو توڑ کر باہر نہیں نکلتے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقویٰ کو حاصل کرنے کی طرف ہم توجہ نہیں دیں گے یا نہیں دیتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو عملی ہے اور ظاہری تقویٰ کا اعلان اور دل میں ناپاکیاں یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا کہ خوف کا مقام ہے اور یہ خوف کا مقام اَور بھی بڑھ جاتا ہے کہ کسی کے تقویٰ کا فیصلہ کسی انسان نے نہیں کرنا۔ یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔ اور جب یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے تو پھر سوائے توبہ، استغفار، تسبیح، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ورد اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنا اور خدا تعالیٰ کے خوف سے راتیں گزارنا، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔ قربان جائیں ہم اس پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں رمضان میں اپنے بندے کے بہت قریب آ گیا ہوں اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو اور تقویٰ کے حصول کے لئے میرے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کی کوشش کرو تا کہ تم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکو۔ یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا لو کہ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔

پس اٹھو اور میرے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اَب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اٹھو اور اپنے اعمال کو بھی خوبصورت بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ اور اس ارادے سے بنانے کی کوشش کرو کہ اب ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی اِدراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ۔ (البقرۃ:42) کہ میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے ہی ڈرو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔ یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔ پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے تبھی ہم رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ یہی نہیں کرتا کہ بندے کو کہہ دیا کہ تقویٰ اختیار کرو یہ میرا حکم ہے اور حکم عدولی کی تمہیں سزا ملے گی بلکہ فرمایا کہ اس تقویٰ کا تمہیں ہی فائدہ ہو گا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان فوائد کا بھی ذکر فرما دیا جو اس دنیا کے بھی فوائد ہیں اور آخرت کے بھی فوائد ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے طریق پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔ فرمایا یہ دنیا والے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (ھود:96)۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

اس لئے لوگوں کی پناہیں تلاش کرنے کی بجائے اس کامل پناہ کی تلاش کرو جو وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ہے (الجاثیہ:20)۔ جو متقیوں کا دوست ہے اور ان کی پناہ گاہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم کوئی بھی کام، کوئی بھی معاملہ میری خاطر کرتے ہو، میری رضا کے حصول کے لئے کرتے ہو، میرا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (التوبہ:4) یقیناً اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت مل جائے اسے اور کیا چاہئے۔ اسے تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ اس کی تو دنیا و عاقبت سنور گئی اور اس خوبصورت انجام کا اللہ تعالیٰ نے خود کہہ کر بھی بتا دیا کہ تمہارا یہ انجام ہو گا، تمہاری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔ فرمایا کہ یہ جو انجام ہے متقیوں کے لئے ہے۔ دنیا دار اس انجام کو نہیں پہنچ سکتے۔ جو لوگ دنیا والوں کی زیادتیوں پر صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں، دنیا والوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، دنیا والوں کی ظاہری طاقت دیکھ کر ان کے

آگے جھکتے نہیں تو اِس دنیا میں بھی انہیں طاقت ملے گی اور انجامکار وہی فتحیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو۔ ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ ہم تمہیں اپنے گلے سے لگا لیں گے۔ ہماری باتیں مان لو۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

پس صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہو، اسی سے مدد مانگو تو یقیناً تم زمین کے وارث بنائے جانے والے ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور آپ کے طفیل ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے کے ساتھ دین کا اِحیاء ہونا ہے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں نے ہی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے۔ قربانیاں تو دینی پڑیں گی۔ یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں۔ یہ قربانیاں ہی تقویٰ کا معیار بلند کر کے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (الاعراف:129) کا انجام یعنی کہ انجام متقیوں کے ہاتھ میں رہتا ہے اس کی خوشخبری دینے والی ہیں۔

پس ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بہتر انجام کی خبریں دے رہا ہے۔ آج اگر مُسلم اُمّہ بھی اس راز کو سمجھ کر مسیح موعود کی مخالفت کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگاروں میں شامل ہو جائے تو یہ بے چینی جو ہر مسلمان ملک کے افراد اور حکومتوں میں پائی جاتی ہے یہ ختم ہو جائے۔ فتنہ و فساد اور آپس کی لڑائیاں جو جہاد کے نام پر ایک دوسرے پر ظلم کر کے ہو رہی ہیں یہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ پس نہ لیڈروں میں تقویٰ ہے، نہ علماء میں تقویٰ ہے اور نتیجۃً ان علماء کے تربیت یافتہ عوام الناس بھی حقیقی تقویٰ کا اِدراک نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان نام نہاد علماء اور شدت پسند گروہوں کے جال میں پھنس کر غلط اور تقویٰ سے کوسوں دور ہٹے ہوئے اعمال بجا لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کے جذبات ابھار کر انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا لالچ دے کر ان علماء نے ظلم کی راہ پر لگایا ہوا ہے۔ ان نوجوانوں اور عموماً مُسلم اُمّہ کو کوئی سمجھانے والا نہیں ہے کہ یہ تقویٰ نہیں ہے جس کو تم تقویٰ سمجھ رہے ہو۔ یہ نیکی نہیں ہے جس کو تم نیکی سمجھ رہے ہو۔ یہ جہاد نہیں ہے جس کو تم جہاد سمجھ رہے ہو۔ آپس میں کلمہ گوؤں کو قتل کرنا تقویٰ سے دُور لے جانے والی چیز ہے۔ مومن کی نشانی تو خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:30) کہ آپس میں رحم کے جذبات سے پُر ہوتے ہیں۔ یہ دلوں کے پھاڑ کر کے ظلمت پر تلے ہوئے جو لوگ ہیں یہ کہاں سے تقویٰ پر چلنے والے ہو گئے؟ کیا ایسے لوگوں کے انجام اللہ تعالیٰ بہتر کرتا ہے؟ کیا ایسے ظالموں کو خدا تعالیٰ زمین کا وارث بناتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی ظلم پسند نہیں آ سکتا۔ جو خلافت خلافت کا نعرہ لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں خلافت دے کر اپنا جانشین بنانے والا ہے؟ وہ خدا جو رحمان خدا ہے کیا وہ ظلموں اور ظالموں کا مددگار ہو گا؟ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کیا وہ اپنے پیارے نبی کے نام پر دنیا میں ظلموں کو پنپنے دے گا؟ کبھی نہیں۔ خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہو گئی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو مَیں نے انٹرویو دیا۔ ان کو مَیں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔ خلافت جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہو گئی۔ کاش کہ مُسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ آ جائے اور ان کے آپس کے جھگڑے اور فساد اور حکومتوں کے لئے کھینچا تانیاں ختم ہو جائیں۔ ان کے لئے بھی ہمیں رمضان میں دعا کرنی چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

یہ جو خلافت کی باتیں ہو رہی ہیں اس بات پر گزشتہ دنوں یہاں کے ایک پروفیسر نے جو مذہبی تعلیم پڑھاتے ہیں، خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی بیہودہ بکواس کی، بیہودہ گوئی کی۔ مسلمان علماء اور تنظیموں کے لیڈروں اور حکومتوں کے سربراہوں کو تو اپنی طاقت حاصل کرنے یا محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ اسی فکر میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے، اگر کوئی ان کا منہ بند کروانے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے اور ہم نے اس کا جواب دیا۔ یہی لوگ اسلام کے مخالفین ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ اور بغض رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ ان کو اپنے انجام نظر نہیں آ رہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اپنے بد انجام کو پہنچیں گے۔

دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں کل ہی جب مجھے پتا لگا تو جرمنی کی جماعت کو مَیں نے کہہ دیا تھا۔ امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپؐ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے اور یہی تقویٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خوشکن انجام کی خبر دے رہا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ آخر کار بہتر انجام متقیوں کا ہے۔ جب یہ دشمنان اسلام پارہ پارہ ہو کر ہوا میں اڑ جائیں گے اور کامیابیاں اور بہتر انجام حقیقی مومنین اور متقین کا ہی ہو گا۔ انشاء اللہ۔

مسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شیطانی اور دجّالی طاقتیں بڑے طریقے سے انہیں ایک دوسرے سے لڑا رہی ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرقہ بازیاں ہیں۔ یہ فرقہ بازیاں اب کیوں ایک دم پیدا ہو گئیں۔ یہ باہر کی کچھ طاقتیں ہیں جنہوں نے ان میں فرقہ بازیاں پیدا کروائی ہیں تا کہ اسلام کو بدنام کرنے کا موقع ملے اور پھر اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے چلے جائیں۔ اندرونی حملہ یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اور بیرونی حملہ بیہودہ فلمیں بنا کر اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور زندگی کے بارے میں بیہودہ گوئیاں کر کے کر رہی ہیں۔ اور انہیں یہ پتا ہے کہ اس کے ردّ عمل کے طور پر مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑے گی اور پھر دنیا میں جو فساد ہو گا اس کو لے کر یہ طاقتیں پھر اسلام کو بدنام کریں گی۔ ان شیطانی قوتوں نے ایک ایسا شیطانی چکر پیدا کر دیا ہے جس سے اب مسلمانوں کو باہر نکالنے والا کوئی نہیں۔ جو ایک راستہ ہے اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی مسلم اُمّہ کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ ان کو یہ نظر آ جائے کہ کن لوگوں کے نیک انجام کی اللہ تعالیٰ خوشخبری دے رہا ہے۔ کاش یہ مسیح موعود کو مان کر اسلام کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

دوسروں کے متعلق یہ جو مَیں نے انجام کے بارے میں باتیں کی ہیں اس کو سن کر ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو اور ہر مومن بننے والے کی خواہش رکھنے والے کو اپنے انفرادی جائزے لیتے ہوئے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ رہنمائی فرمائی کہ فرمایا: وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام: 156)۔ اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر رمضان سے فیض پانا ہے، اگر اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے، اگر فلاح کے دروازے اپنے اوپر کھلوانے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا جن کا کوئی رہنما نہیں ہے، جو بکھرے ہوئے ہیں اور ہر اس شخص کے دھوکے میں آ جاتے ہیں جو اسلام کے نام پر اور دین کے نام پر ان کے جذبات بھڑکا دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن پر

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

عمل کرو۔ اس کے احکامات کو دیکھو۔ ان کا حقیقی ادراک حاصل کرو۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو سمجھایا ہے تو ان کی نظر سے قرآن کریم کے احکامات کو غور سے دیکھو کہ وہی اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عشق اور پیروی میں سکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑتا ہے جان بوجھ کر اس کی طرف توجہ نہیں دیتا تو پھر ایسا شخص آپ کی جماعت اور آپ کی بیعت میں آنے کا عبث دعویٰ کرتا ہے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 26)۔ یہ الفاظ میرے ہیں لیکن مضمون کا مفہوم یہی ہے۔ آپ اسے اپنی جماعت میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔

پس جیسا کہ میں پہلے ایک اقتباس میں پڑھ آیا ہوں کہ یہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رحم کے دروازے ان پر ہمیشہ کھلے رہیں گے اور کھلتے چلے جائیں گے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس اس کی برکات سے فائدہ اٹھالو۔ کسی حکم کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ یہی راہ ہے جو تقویٰ پر چلانے والی اور متقی بنانے والی ہے۔ انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے بعض احکامات کو اس لئے اہمیت نہیں دیتا کہ دنیا کے فوائد اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ دولت، اولاد، تجارتیں، دنیا کی دوسری ترجیحات اس کو زیادہ پُرکشش لگتی ہیں اور وہ ان کے حصول کے لئے بعض ایسی حرکتیں کر دیتا ہے جن کا تقویٰ تو کیا، عام اخلاق سے بھی دُور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان عارضی دنیاوی فوائد کے لئے تم دین کو بھول رہے ہو اور میرے احکامات پر عمل نہیں کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ جھوٹ بول کر کسی دنیادار کی خوشامد کر کے دوسرے کے مال میں خیانت کر کے تم دنیاوی فوائد حاصل کر لو گے۔ کسی کا حق ظلم سے مار کر تم اپنی دولت میں اضافہ کر لو گے تو سنو کہ ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ سب دولتوں کا سرچشمہ ہے۔ اگر خدا نہ چاہے تو تم یہ دولت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم عارضی طور پر یہ حاصل کر بھی لو تو یہ دولت تمہارے لئے خیر نہیں، شرّ بن جائے گی۔ انجام کار تم خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ گے۔ پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال رزق کی تلاش کرو اور حلال رزق متقیوں کو ہی ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایسے راستوں سے آتا ہے جس کا ایک عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق: 3-4) جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔“ فرمایا کہ ”جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم وگمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں“۔ (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جو متقی ہوں موقع ہی نہیں آنے دیتا جو جھوٹ بولنے پر مجبور کرنے والے ہوں) فرمایا کہ ”یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا یعنی خدائے رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا“۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 34)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ مَیں اپنی جناب سے متقی کو رزق دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں (یہ الفاظ میرے ہیں) کہ جو تقویٰ کا دعویٰ کر کے پھر رزق سے تنگ ہیں۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ متقی ہیں، تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور رزق میں بھی تنگی ہے تو پھر یا ان کی دنیاوی خواہشات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور پوری نہیں ہو رہیں یا تقویٰ کا دعویٰ غلط ہے۔ ان کا تقویٰ پر عمل کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تقویٰ پر چلنے کا دعویٰ غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات بہر حال غلط نہیں ہو سکتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد5 صفحہ 244۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ کفار کے پاس، دنیاداروں کے پاس بڑی دولت ہے جو دین سے دور ہٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ کفار کے پاس بھی بڑا مال اور دولت ہے اور وہ عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد1 صفحہ 421۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

اور تجربات سے ثابت ہے کہ دنیاداری نے ان کو بے چین کیا ہوا ہے۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنے سکون کے لئے مختلف طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔ نشوں میں گرفتار لوگوں کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیاداری کی خواہشات جو ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں اس کی وجہ سے بے چینی ہے، بے سکونی ہے۔ اس کے سکون کے لئے وہ نشے کرتے ہیں۔

پس اگر کوئی شخص حقیقت میں متقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے تو تھوڑے سے بھی اس کو سکون مل جاتا ہے۔ غیر ضروری خواہشات کا نہ ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے، فضل ہے۔ پس ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر ایسے مال دار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

کل یا پرسوں ہی مَیں ایک کتاب دیکھ رہا تھا۔ بشیر رفیق صاحب نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھی ہوئی ہے۔ اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک سیاسی لیڈر بڑے امیر تھے۔ یہاں آ کر لندن میں ہوٹل میں ٹھہرتے تھے اور ایک پورا ونگ ہوٹل کا بُک کرا لیا کرتے تھے۔ اپنی فیملی کے ساتھ آتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ آئے تو فیملی نہیں تھی۔ اکیلوں نے ونگ بُک کرا لیا اور انہوں نے کہا میرے پاس بڑی دولت ہے اور میں گُھٹ کے کمروں میں نہیں رہ سکتا تو میں نے تو پورے کا پورا ونگ کرایا ہوا ہے۔ چوہدری صاحب سے انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں یہاں مشن ہاؤس کے فلیٹ میں کمرے میں بشیر رفیق صاحب کے ساتھ رہتا ہوں اور کھانا بھی ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ کہنے لگے کہ اتنا پیسہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو آپ کیوں تنگی کرتے ہیں۔ خرچ کریں۔ جس طرح میرے پاس دولت ہے مَیں خرچ کرتا ہوں۔ آپ کے پاس بھی دولت ہے خرچ کریں۔ تو چوہدری صاحب پہلے تو سنتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ تم تو فضول خرچی کرتے ہو لیکن میں اگر پیسے بچاتا ہوں تو اس سے میں طلباء کی تعلیم کے اوپر خرچ کر رہا ہوں۔ ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کر رہا ہوں اور بے انتہا ایسے لوگوں پر خرچ کر رہا ہوں جو مجبور ہیں۔ پس جو سکون مجھے یہ خرچ کر کے ملتا ہے وہ تمہیں دنیاداروں کو نہیں مل سکتا۔ چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ کاش تمہیں بھی اس سکون کا پتا لگ جائے پھر تم یہ جو اپنی دولت خرچ کر رہے ہو، لُٹا رہے ہو تم اس کو اپنے اوپر لُٹانا حقیر سمجھو گے اور یہی تمہاری خواہش ہوگی کہ غریبوں کی ضروریات پوری کروں۔

(ماخوذ از چند خوشگوار یادیں از بشیر احمد رفیق صاحب صفحہ 360 تا 362 مطبوعہ قادیان 2009ء)

پس یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کما کر بھی دنیا سے بے رغبتی کی ہے اور ایسے ہی متقی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان میں جنتوں کی بشارتیں دی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس رمضان کے روزوں سے ایسا فیض پانے والے ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو مستقل ہماری زندگی کا حصہ بنا دے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے دونوں جہان کی جنتوں سے حصہ پانے والے ہوں۔ ہمارا اس دنیا کا بھی انجام بخیر ہو۔ آخرت کا بھی انجام بخیر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اسلام کے خلاف دشمن کے ہر حملے کو اپنے قول، اپنے عمل اور اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا کر رد کرنے والے ہوں۔ اس کو اس پر الٹانے والے ہوں۔

آج اسلام کے خلاف جو شیطانی قوتیں جمع ہو گئی ہیں ان کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اسلام کے خلاف یہ آج ایسے منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح مسلمان ملکوں کو جال میں پھنسا کر ان پر حملہ کرو۔ عامۃ المسلمین کو اس چال کی سمجھ نہیں آ رہی اور عموماً تو شاید نہیں لیکن شاید بعض، ایک آدھ کوئی لیڈر ہو جو نیک نیت بھی ہوں تو ان کو بھی سمجھ نہیں آ رہی اور سمجھتے ہیں کہ غیروں کی مدد لے کر وہ کامیاب ہو رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس جال میں پھنستے چلے جا رہے ہیں جہاں ان کو اپنی بربادی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

ہمارے سمجھانے سے تو ان کو سمجھ نہیں آتی۔ کوئی اثر ان پر نہیں ہوتا۔ جو امّت مسلمہ کے ہمدرد بلکہ بے چین ہو کر درد رکھنے والے ہیں ان کے یہ لوگ خلاف ہیں۔ پس اس کا علاج دعا کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور امّت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

طاعون کے نشان پر ایک نامعقول اعتراض کا جواب

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

یہ معروف حقائق تو سب جانتے ہیں کہ فروری 1898ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا اور اس میں تحریر فرمایا:

’’میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد3 صفحہ 5۔ایڈیشن 1986 مطبوعہ یوکے)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار کے آغاز میں تحریر فرمایا تھا کہ اس وقت تک ہندوستان میں طاعون بڑی حد تک بمبئی میں محدود تھی اور 1896ء کے سال میں اور اگست 1897ء تک بمبئی شہر میں 10813 اموات طاعون کی وجہ سے ہوئی تھیں۔اور اس اشتہار سے قبل پنجاب میں طاعون کی کوئی ایسی شدید وبا موجود نہیں تھی۔1896ء اور اگست 1897ء تک پنجاب میں صرف 6 افراد کو طاعون ہوئی تھی (The Plague in India 1896, 1897 Vol ii, p 134,108)۔اس کے بعد اکتوبر 1897ء میں ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کھٹکار کلاں میں طاعون کی کچھ وارداتیں ہوئی تھیں۔(Imperial Gazetteer of India,v.14,p.222)

اس پیشگوئی کے بعد پنجاب میں اس زور کی طاعون کی وبا شروع ہوئی کہ ہندوستان تو کیا پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ دیا۔اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہو کر ایک نشان بن گئی۔اور یہ وبا دنیا کی تاریخ کا ایک معروف واقعہ ہے۔یہاں پر اس نشان کی تفصیلات بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار مختلف حیلے بہانوں سے کیا جاتا ہے۔یہ بات قابل تعجب ہے کہ بعض لوگوں نے اس روشن نشان سے انکار کرنے کے لیے یہ عجیب و غریب دعویٰ پیش کرنا شروع کیا ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد صرف قادیان میں ہی طاعون کی وبا پھیلی تھی اور قادیان کے اردگرد کے شہر طاعون سے محفوظ رہے تھے۔مثلاً انٹرنیٹ پر ’’ادارہ دعوت وارشاد یو ایس اے‘‘ کی سائٹ پر اس وبا کے بارے میں یہ الفاظ تحریر ہیں:

However, even though the cities neighboring Qadian were not affected by the plague, Qadian was ravaged by the plague for almost one year. :"

(http://irshad.org/qadianism/prophece.php)

ترجمہ: قادیان کے اردگرد کے شہر تو طاعون سے متاثر نہیں ہوئے تھے تاہم قادیان تقریباً ایک سال تک طاعون کا نشانہ بنا رہا۔

اس طرح لکھنے والا یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ پیشگوئی تو یہ کی گئی تھی کہ پنجاب میں طاعون کی خوفناک وبا پھیلے گی اور اس کے برعکس قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپریل 1902ء میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ اس قسم کی طاعون سے محفوظ رہے گا جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں یہاں تک کہ بھاگنے اور منتشر ہونے کی نوبت آجائے (روحانی خزائن جلد 18 ص 237)۔اور اس کے برعکس یہ ہوا کہ قادیان کے اردگرد پنجاب کا حصہ تو طاعون سے محفوظ رہا لیکن قادیان طاعون کا نشانہ بن گیا۔

اگر تو صرف اس پیشگوئی کے واضح طور پر پورا ہونے سے انکار کیا جاتا تو اور بات تھی لیکن ان الفاظ میں مصنف نے بوکھلا کر دنیا کی تاریخ کے ایک مشہور واقعہ سے مکمل طور پر انکار کر دیا ہے۔اور گو کہ گول مول الفاظ میں یہ لکھا ہے کہ قادیان کے اردگرد شہروں میں طاعون نہیں ہوئی تھی اور یہ واضح نہیں کیا کہ اردگرد سے کیا مراد ہے لیکن چونکہ قادیان صوبہ پنجاب میں واقعہ ہے اور حضرت مسیح موعود نے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی تھی کہ اب پنجاب میں یہ وبا خوفناک انداز میں پھیلے گی، اس لیے ہم پنجاب کے حوالے سے اس خلافِ عقل دعوے کا جائزہ پیش کریں گے۔

جیسا کہ ہم بعد میں ذکر کریں گے کہ مصنف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خط میں تحریف کر کے اپنی طرف سے ثبوت پیش کیا ہے اور یہ خط 1904ء میں لکھا گیا تھا۔اس لیے ہم سب سے پہلے 1904ء کا تجزیہ پیش کریں گے۔

اگر ہم 1904ء کا جائزہ لیں تو اس سال کے دوران پورے ہندوستان میں طاعون سے دس لاکھ سے زائد یعنی 1040429 اموات ہوئی تھیں اور اس سال پنجاب سب سے زیادہ اس وبا کا نشانہ بنا تھا اور صرف اس سال کے دوران پنجاب میں طاعون سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ تھی۔یہ تمام اعداد وشمار باسانی انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔

Internet Archives پر ملاحظہ کیجئے:

"A treatise on plague; dealing with the historical, epidemiological, clinical, therapeutic and preventive aspects of the disease"

چونکہ یہ اعتراض امریکہ سے آیا ہے، اس لیے ہم امریکہ کا حوالہ بھی دے دیتے ہیں۔نیویارک ٹائمز 23 مئی 1905 میں بھی یہ اعداد وشمار ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔اور یہ حوالہ بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

جس کتاب کا حوالہ درج کیا گیا ہے اس کے صفحہ 196 پر واضح طور پر امرتسر کے علاقہ میں اس وبا کے پھیلنے کا ذکر کیا گیا ہے اور امرتسر قادیان کے بالکل قریب ہے۔یہ حقائق بالکل واضح ہیں۔کوئی یہ گمان نہیں کرسکتا کہ 1904ء میں پنجاب میں جو ساڑھے تین لاکھ سے زائد اموات ہوئی تھیں، وہ ساری کی ساری قادیان میں ہوئی تھیں۔اس وقت قادیان کی ساری آبادی چند ہزار سے زیادہ نہیں تھی۔ان اعداد وشمار پر ایک نظر ہی اس بات کو واضح کر دیتی ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب بھر میں لاکھوں افراد طاعون سے ہلاک ہو رہے تھے۔

صرف 1906-1907ء کے سال میں پنجاب میں طاعون سے ہونے والی اموات کی تعداد چھ لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ تھی اور 1901ء سے 1911ء کے درمیان پنجاب میں بیس لاکھ افراد طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔ایک اندازہ کے مطابق 1896ء اور 1906ء کے درمیان ہندوستان میں تیس لاکھ اور چالیس لاکھ کے درمیان افراد طاعون کا شکار ہوئے تھے اور صرف 1907ء کے دوران ہندوستان میں بیس لاکھ افراد طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔(حوالہ History Database Research 1904.1907)(یہ حوالہ انٹرنیٹ پر موجود ہے)۔

ان اعداد وشمار سے بھی اس پیشگوئی کی عظمت کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1898ء کے شروع میں یہ پیشگوئی شائع فرمائی تھی اور پیشگوئی یہ تھی کہ پنجاب میں طاعون کی خوفناک وبا پھیلے گی۔1897ء میں پنجاب بھر میں صرف 197 افراد طاعون سے مرے تھے۔جبکہ یہ تعداد بڑھتے بڑھتے یہ حالت ہوئی کہ 1905ء میں 334897 افراد طاعون سے ہلاک ہوئے۔اور جیسا کہ ہم پہلے حوالہ درج کر چکے ہیں کہ 1906-1907ء میں پنجاب میں طاعون سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر ساڑھے چھ لاکھ کے قریب ہوگئی۔

(The 1911 Encyclopedia, Plague)

(1911encyclopedia.org/Plague#Plague_in_India)

ان معروف اعداد وشمار کے باوجود اگر کسی عقلمند کا یہ خیال ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اردگرد کے علاقے میں صرف قادیان ہی طاعون کا شکار بنا ہوا تھا تو اس شخص کی ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

یہ جھوٹ تحریر کرنے کے بعد کہ قادیان کے اردگرد علاقے میں کہیں طاعون کی وبا نہیں پھیلی تھی، لکھنے والے نے ایک اور جھوٹ اس غرض کے لیے گھڑا ہے کہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ اس علاقے میں صرف قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہو رہی تھیں۔اور اس غرض کے لیے انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خط میں تحریف کر کے اس کا ترجمہ شائع کیا ہے۔یہ خط حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو لکھا گیا تھا۔اس سائٹ پر اس خط کا جو ترجمہ درج کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔

"Plague has not spared even our own house. The elderly Ghausan (an elderly woman) was afflicted by it. We expelled her from the house. Ustad Muhammad Din was also struck with plague. We turned him out too. Today, another woman who was visiting us and had come from Delhi was also struck with plague. I also fell seriously ill and I felt that between me and death were only a few seconds."

(Maktubat-i-Ahmadiyya, Vol 5, P. 115)

اس تحریف شدہ عبارت کا اردو میں ترجمہ اس طرح بنے گا:

طاعون نے ہمارے گھر کو بھی نہیں چھوڑا۔بڑی غوثاں (ایک معمر عورت) کو طاعون ہو گیا ہے۔ہم نے اسے گھر سے نکال دیا ہے۔استاد محمد دین کو بھی طاعون ہو گیا ہے۔ہم نے اسے بھی نکال دیا ہے۔آج ہمارے گھر میں ایک عورت جو دہلی سے آئی تھی اسے بھی طاعون ہو گیا ہے۔میں بھی بہت بیمار ہو گیا اور مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ میں اور موت میں صرف چند سیکنڈ کا فاصلہ ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 115)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مکتوب تحریر فرمودہ 6 اپریل 1904ء جو کہ پہلے مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ 115 پر شائع ہوا تھا اور مکتوبات احمد جلد دوئم کے صفحہ نمبر 267 پر موجود ہے ہر کوئی خود ملاحظہ کرسکتا ہے۔اس کی اصل عبارت مندرجہ بالا تحریف شدہ عبارت سے بالکل مختلف ہے۔اس کے متعلقہ جملوں کی اصل عبارت درج کی جاتی ہے۔

’’آج کی ڈاک میں آپ کا خط مجھ کو ملا۔اس وقت تک خدا کے فضل و کرم اور جُود و احسان سے ہمارے گھر میں اور آپ کے گھر میں بالکل خیر و عافیت ہے۔بڑی غوثاں کو تپ ہو گیا تھا۔اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔احتیاطاً نکال دیا ہے اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔اس کو بھی باہر نکال دیا ہے......آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا......میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور اور توجہ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ بعض اوقات میں ایسا بیمار ہو گیا کہ یہ وہم ہو گیا کہ شاید دو تین منٹ کی جان باقی ہے اور خطرناک آثار شروع ہو گئے۔‘‘

سرسری موازنہ ہی اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ معترض نے دروغگوئی سے کام لیتے ہوئے تحریف شدہ ترجمہ اس عبارت میں شامل کیا ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط میں کہیں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ نعوذ باللہ ان کے گھر میں طاعون کی وارداتیں ہو رہی ہیں بلکہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ ان کے گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔

2۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ بڑی غوثاں کو صرف بخار ہے اور طاعون نہیں ہے۔جبکہ تحریف شدہ ترجمہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ غوثاں کو طاعون ہو گئی ہے۔

3۔ دین محمد صاحب کے بارے میں تحریف شدہ عبارت میں یہ لکھا ہے کہ انہیں طاعون ہو گئی ہے۔جبکہ اصل عبارت میں صرف یہ لکھا ہے انہیں بخار ہو گیا ہے اور گلٹی نکلی ہوئی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ بخار اور گلٹی (LYMPH NODE) صرف طاعون میں نہیں بلکہ بیسیوں اور قسم کی بیماریوں میں ظاہر ہوتی ہے جس میں TONSILLTIS اور گلے کی عام انفیکشن بھی شامل ہیں۔اور اس وبا کے دوران ایسے لوگوں کو بھی کچھ دیر کے لیے عام لوگوں سے علیحدہ رکھتے تھے۔

4۔ دہلی سے مہمان آنے والی عورت کے متعلق بھی اصل عبارت میں صرف یہ لکھا ہے کہ اسے بخار ہے۔جبکہ تحریف شدہ عبارت میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اسے طاعون ہو گئی ہے۔خدا جانے اس معترض کو کس احمق نے یہ بتا دیا ہے کہ بخار صرف طاعون کے نتیجہ میں ہوتا ہے اور کسی بیماری میں نہیں ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ظاہر ہے کہ اس مختصر عبارت میں جھوٹ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔اور اس بے شرمی سے بولا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ معترض کو جوشِ تعصب میں یہ بھی پرواہ نہیں کہ وہ اس حقیقت کو جھٹلا رہا ہے جو کہ صرف طبی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی تاریخ کا ایک معروف واقعہ ہے۔اگر ان کے ہاتھ میں کوئی ایسا اعتراض ہوتا جس کی بنیاد سچائی پر ہوتی تو انہیں اس دروغگوئی پر مجبور ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ لائبیریا کا کامیاب انعقاد

مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر۔ منسٹر آف انٹرنل افیئرز کی جلسہ میں شمولیت اور جماعت احمدیہ کی خدماتِ انسانیت پر خراج تحسین۔ ریڈیو اور ٹی وی پر جلسہ کی کوریج

(رپورٹ مرتبہ: عبادہ اسلم قریشی مبلغ سلسلہ لائبیریا)

الحمدللہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ لائبیریا کو اپنا تیرہواں جلسہ سالانہ مورخہ 14اور 15مارچ 2014 بروز جمعہ و ہفتہ نصرت جہاں احمدیہ ایلیمنٹری سکول احمد آباد (Po-River) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جگہ منرو ویا سے قریباً 12 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں جماعت کا ایک سکول ہے اور جلسہ سالانہ ہر سال یہیں پر منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے لئے لائبیریا کے طول وعرض سے مہمانوں کی احمد آباد آمد 13 مارچ کی دوپہر سے شروع ہوگئی تھی۔ شام کے وقت مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مہمانوں کو Humanity First کے حوالے سے ایک ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔

جلسہ کے دونوں دنوں کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا اور نمازِ فجر کے بعد تربیتی موضوعات پر درس دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر لوائے احمدیت امیر و مشنری انچارج لائبیریا مکرم نوید احمد عادل صاحب نے جبکہ لائبیریا کا جھنڈا مہمانِ خصوصی مکرم مورس ڈوکلے (Morris Dukuly) صاحب Minister of Internal Affiars نے لہرایا جس کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب لائبیریا نے امسال جلسہ سالانہ لائبیریا کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جس کا دو تھائی زبانوں وائے (VAI) اور گولا (GOLA) زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

مکرم عبدالرحمٰن ماساکوئی (Massaquoi) پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ ایلیمنٹری سکول احمد آباد نے مہمانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی Minister of Internal Affiars مکرم مورس ڈوکلے (Morris Dukuly) صاحب نے اپنے خطاب میں تمام ممبرانِ حکومت کی جانب سے خیر سگالی کا پیغام پہنچایا اور جماعت احمدیہ کی خدماتِ انسانیت کو سراہا۔ اس کے بعد مکرم محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ مونٹسراڈو (Montserrado) کاؤنٹی نے **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کے قیام کے لئے کوششوں** کے موضوع پر ایمان افروز تقریر کی۔ پہلے سیشن کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

نمازِ جمعہ وعصر کے بعد جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز دو بجکر 45 منٹ پر نائب امیر دوم مکرم فرانسس کے فیّاہ (Francis K. Faiyyah) صاحب کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم مصطفیٰ کا لومے (Ka-Lumeh) صاحب نیشنل سیکریٹری تبلیغ نے **مالی قربانی** کے موضوع پر اور مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ بومی (Bomi) کاؤنٹی نے **اسلامی اقدار** کے موضوع پر تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد چند نو احمدی احباب نے اپنے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

تیسرے سیشن کا آغاز رات سات بجکر 45 منٹ پر امیر ومشنری انچارج لائبیریا کی زیر صدارت تلاوتِ قرآنِ کریم اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہوا جس کے بعد ایک تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں آٹھ بچے شامل ہوئے۔ بعد ازاں احباب کو حضورِ انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے خطبہ جمعہ کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یو ایس اے 2012ء کی ڈاکومنٹری دکھائی گئی جسے احباب نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے دیکھا۔ جس کے ساتھ ہی پہلے دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

جلسہ کے دوسرے روز 15 مارچ کو اختتامی سیشن کا آغاز صبح دس بجے نائب امیر اول مکرم محمد جے اینن (Annan) صاحب کی زیرِ صدارت ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم سے ہوا جس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب اول نے مہمانانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا جن میں مکرم بینزونگر ایم فنڈلے (Gbenzonger M. Findley) صاحب چیئرمین سینیٹ مکرم آرماہ زولو جالا (Armah Zolu Jallah) صاحب سینیٹر بارپولو (Gbarpolu) کاؤنٹی شامل تھے۔ دونوں مہمانوں نے اپنے اپنے پیغامات میں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور معاشرہ میں مذہبی رواداری پر زور دیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب لائبیریا نے دونوں مہمانوں کو "Life of Muhammad" اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام امن کے حوالہ سے خطابات پر مشتمل کتاب "World Crisis and The Pathway to Peace" تحفۃً دیں۔ اس کے بعد خاکسار عبادہ اسلم قریشی مبلغ سلسلہ نے **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دفاع اور اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں خدمات** کے موضوع پر اور مکرم موسیٰ برائما (Brima) صاحب نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید نے **احمدیت کی خدمتِ انسانیت** کے موضوع پر تقریر کی۔ موقع پر موجود چند اور معزز مہمانوں نے بھی جلسہ کے متعلق اپنے تاثرات دیئے جن میں کاؤنسلر مکرم Jusufa Kaba صاحب، جج ہائی کورٹ اور جنرل کاؤنسلر سینیگال ایمبیسی بھی شامل تھے جنہوں نے ایمبیسیڈر کی جانب سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ دونوں معزز مہمانوں کو امیر صاحب لائبیریا نے کتاب "World Crisis and The Pathway to Peace" تحفۃً دی۔ آخر پر امیر ومشنری انچارج لائبیریا مکرم نوید احمد عادل صاحب نے اختتامی خطاب کیا جس میں آپ نے عالم اسلام کی موجودہ ناگفتہ بہ صورتحال اور اس کی وجوہات پیش کیں۔ نیز خلافت کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے بتایا کہ ان سب مشکلات کا حل وقت کے امام کو ماننے اور خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے میں ہے۔ احباب جماعت کو خلافت جیسی نعمت ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس سلسلے میں تبلیغ اور تربیت کے میدان میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد اطفال اور ناصرات الاحمدیہ نہایت خوش الحانی کے ساتھ نظمیں ترانے اور قصائد پیش کئے۔ اور اس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے روح پرور لمحات اپنے اختتام کو پہنچے۔

امسال جلسہ سالانہ میں لائبیریا کی سات کاؤنٹیز سے 1024 احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی کے دوران مقبول عام Sky Tv اور Radio کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے جلسے کی کوریج کی اور بعد ازاں اس کو اپنے ٹی وی اور ریڈیو پر نشر کیا۔

لجنہ اماء اللہ بینن (مغربی افریقہ) کی نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد

(رپورٹ: یاسمین تبسم ناصر۔ نگران اعلیٰ)

لجنہ اماء اللہ بینن (مغربی افریقہ) کی نیشنل تربیتی کلاس 14 تا 24؍اپریل 2014ء منعقد ہوئی۔ اس تربیتی کلاس کے لیے یہ طے پایا کہ ایسٹر کی چھٹیوں میں کی جائے اور ہر ریجن سے بالخصوص کالجز نیز یونیورسٹیز کی دو، دو طالبات اس میں ضرور شرکت کریں۔ چنانچہ بینن کے طول وعرض سے کُل 25 لجنات 13 اپریل تک پہنچ گئیں۔

افتتاحی تقریب 14؍اپریل 2014ء کو صبح 9:30 بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم سے آغاز ہوا۔ جس کے بعد نیشنل سیکرٹری جنرل مادام مارکوس صاحبہ نے عورتوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت پہ تقریر کی اور پھر محترم امیر صاحب کی اہلیہ امۃ القدوس صاحبہ نے ''آج کے معاشرے میں احمدی خواتین کی ذمہ داری'' پر تقریر کی۔

تقاریر کے بعد کلاس کا تدریسی پروگرام شروع ہوا، جس میں پنجوقتہ نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ تدریسی اوقات کو 4 پیریڈز میں یوں تقسیم کیا گیا کہ روزانہ صبح 9:30 تا 11:30 بجے تک قرآن کریم اور حدیث پڑھائی جاتی جس میں نماز، قاعدہ یسرنا القرآن کی دہرائی کی جاتی۔ نیز ناظرہ قرآن، حفظ قرآن اور احادیث یاد کروائی جاتی رہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ کوشش کی گئی کہ ان ایام میں نماز مکمل کے ساتھ قاعدہ یسرنا القرآن کے 50 صفحات، آخری 10 سورتیں، 15 احادیث، 10 ادعیۃ القرآن اور 10 ادعیۃ الرسول حفظ کروائی گئیں۔

11:30 تا 2:00 بجے تک فقہ احمدیہ حصہ عبادات اور پھر تاریخ احمدیت میں سے حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی اور خلفاء کرام کی مختصر تاریخ یاد کروائی جاتی۔ پھر ایک گھنٹہ کا وقفہ برائے نماز ظہر اور کھانا کا وقفہ ہوتا اور پھر قصیدہ اور بعض اردو نظمیں 4:00 بجے تک یاد کروائی جاتیں۔ 7:00 بجے شام تک تاریخ اسلام اور دینی معلومات کا پیریڈ ہوتا جس میں ابتدائی تاریخ اسلام کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے ہماری تعلیم والا حصہ بھی پڑھایا گیا۔ مغرب وعشاء کے بعد درس ہوتا اور پھر سارے دن کی تدریس کی دہرائی کی جاتی اور رات کو سونے سے قبل قصیدہ اور درثمین، کلام محمود کی نظموں کے منتخب اشعار دہرائے جاتے۔ کلاس کے اختتام پر امتحان بھی لیا گیا اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

بینن بادشاہوں کی سرزمین ہے اور یہاں کے بعض بادشاہوں کو حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرکے ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کے الہام کا ظاہری طور پر بھی مصداق بننے کا شرف حاصل ہے۔ اس کلاس میں ایک کوئین (Queen) بھی آئی تھیں جو کہ ذے کمیون کے بادشاہ کی ملکہ تھیں وہ خود اگرچہ نومبائعہ تھیں مگر کلاس میں بڑے شوق اور ولولے سے شامل ہو کر حصہ لیتی رہیں۔

افریقہ ایک غریب براعظم ہے اور یہاں عموماً بعض پروگراموں کے لیے عوام کو ٹرانسپورٹ بھی دینی پڑتی ہے اس لئے اس تربیتی کلاس میں شمولیت کرنے والی لجنہ کے آنے جانے کی ٹرانسپورٹ کا جماعتی طور پر انتظام تھا۔ اس سلسلے میں بعض عجیب امور دیکھنے کو ملے۔ ان کو دس دن کی تربیت کے بعد واپسی کی جب ٹرانسپورٹ دی جارہی تھی تو بعض خواتین نے ٹرانسپورٹ کا ایک حصہ اپنی جیب سے ادا کیا اور کہا کہ ان دنوں میں جماعت نے ہمیں اتنا تو سکھا دیا ہے کہ ہم نے بھی اسلام اور دین کی خاطر قربانیوں میں حصہ لینا ہے چنانچہ ہم جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ایک حصہ ٹرانسپورٹ کے اخراجات کا ہم خود ادا کریں گی۔

اللہ تعالیٰ اس تربیتی کلاس کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی 2014ء
از صفحہ 20

بجے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

11 جون 2014ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز اور دنیا کے مختلف دوسرے ممالک کی طرف سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط، رپورٹس اور فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہر خط اور رپورٹس اور معاملات ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے دستخط فرمائے اور بعض رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ارشادات فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 27 فیملیز کے 96 افراد اور 48 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 144 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ کاسل (Kassel) سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر، کولون (Koln) سے آنے والی 196 کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ ملک نائیجر (Niger)، بینن (Benin)، ماریشس، پاکستان اور تاجکستان (Tajikstan) سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شرکت کی:

عزیزم دانیال محمود، کاشف محمود، دانیال احمد، آمن محمود، آئیلن بٹ، شامیر عدنان، فرحین محمود، خضر سعید سجاد، فیضان اللہ وحید، عالیشہ احمد، خدیجہ عزیز، مرزا فواد احمد، نشنہ رابائل، فرحان کاشف، امۃ القدوس، صبیح احمد اٹھوال، بدر محمود شیخ، سارب سجیل محمود، باسمہ محمود، عروسہ ضیاء اللہ، مہک حئی، صفوان مبشر باجوہ، شمائل احمد، جاذبہ اکبر۔

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 34 فیملیز کے 110 افراد اور 43 احباب نے انفرادی طور پر یعنی مجموعی طور پر 153 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز فرینکفرٹ اور اس کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی دیگر 42 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں اور بعض پانچ صد کلومیٹر سے زائد بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ ممالک فن لینڈ، یوکرین، نائیجیریا، انڈیا، پاکستان، بورکینا فاسو، بنگلہ دیش، رومانیہ اور رشیا سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد ان فیملیز اور احباب کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پا رہے تھے۔ یہ پاکستان سے آنے والے وہ لوگ اور فیملیز تھیں جو انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں، اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر اس دیار غیر میں پہنچی تھیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو جیلوں میں قید وبند کی صعوبتیں سہتے رہے اور ایسے افراد بھی تھے جن کے جسم غیروں کے ظلم وستم سے زخمی بھی ہوئے۔ ماؤں کے ساتھ ایسے بچے بھی تھے جن کو سکولوں میں تعلیم سے محروم کیا گیا اور اتنا ستایا گیا کہ وہ سکول نہ آسکیں۔ ایسے لوگ بھی تھے جن کو ملازمتوں سے محروم کیا گیا۔ احمدی ہونے کے باعث غیروں نے ملازمت سے نکال دیا۔ یہ سبھی لوگ مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے، ان کی تکالیف اور پریشانیاں اور دکھ بھری داستانیں راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں۔ ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ چند مبارک گھڑیاں اور لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور نے قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد ایک نوجوان جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملے تھے کہنے لگے کہ یوں لگتا ہے کہ آج میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ مجھے تو اس زمین پر جنت مل گئی ہے۔ اب میں اس سے نکلنا نہیں چاہتا۔

اپنے پیارے آقا سے مل کر ایک 56 سالہ بزرگ جب باہر آئے تو رو رہے تھے۔ بڑی مشکل سے اپنے جذبات کا اظہار کیا کہنے لگے کہ میری عمر 56 سال ہے۔ میں اپنی زندگی میں پہلی بار کسی بھی خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں۔ مسلسل رو رہے تھے اور ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔

جو بھی ملاقات کر کے باہر آتا، آنکھوں میں خوشی و مسرت کے آنسو لئے ہوئے آتا اور ایسی جذباتی کیفیت ہوتی کہ بات کرنی مشکل ہوتی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں اس تقریب میں شامل ہوئے:

عزیزم عطاء الباقی کُلّا، اعتزاز بشیر ملک، ولید احمد منہاس، طلحہ منہاس، جاذب احمد، زوران خان جٹول، ایکان احمد بٹ، قویم احمد اسلم، شاہ رخ ممتاز ملک، کامران احمد، شایان فیصل، فاران احمد، اریب احمد طاہر، روحاب احمد۔

عزیزہ وسیمہ احسان، امۃ الصبوح، ملائکہ عارف، صباحت خالد، لائبہ احمد، رائے نوشابہ، ھما خلت، امۃ المقیت، سدرہ مومن، یسریٰ جٹ، عاطفہ یاسین، ثمرین احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

12 جون 2014ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

جلسہ گاہ کالسروئے کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق آج جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعد ازاں Karlsruhe کے لئے روانگی ہوئی۔

بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے یہ جگہ جہاں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ K. Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں 18 ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں اور دیگر پروگرام ہوتے ہیں اور دنیا بھر کی مختلف کمپنیاں حصہ لیتی ہیں۔

Karlsruhe شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے اور اس شہر کے اردگرد پچاس کلومیٹر کے اندر اندر بارہ بڑی جماعتیں ہیں۔

قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد سات بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد عمران صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کارکنان نے بڑے جوش اور ولولہ سے نعرے بلند کئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ

بعد ازاں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

جلسہ سالانہ کی تیاری اور انتظامات کے لئے وقار عمل کا آغاز 7 جون بروز ہفتہ کو ہوا جو آج 12 جون بروز جمعرات تک جاری رہا اور قریباً آٹھ صد خدام و انصار نے اس وقار عمل میں حصہ لیا۔ وقار عمل کے ذریعہ مردانہ جلسہ گاہ کی مکمل تیاری، ہال نمبر 3 میں کھانے، رہائش اور چند دفاتر کی تیاری، بیرونی علاقہ میں لنگر خانہ، چولہوں کی تنصیب، بجلی کا کام، دیگوں کی صفائی کا انتظام، بازار، سٹور لنگر خانہ، پارکنگ کا انتظام اور دیگر دفاتر کی تیاری اور شعبہ جات کی تیاری، MTA سٹوڈیو کی تیاری اور طبی امداد کے دفاتر تیار کئے گئے۔ اسی طرح وقار عمل کے ذریعہ 4.8 کلومیٹر بڑے سائز کی Fence لگائی گئی اور 4.5 کلومیٹر چھوٹے سائز کی Fence لگائی گئی علاوہ ازیں مستورات کے جلسہ گاہ کی تیاری، بچوں والی مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ کی تیاری، خواتین کی رہائش اور کھانے کی جگہ کی تیاری، لجنہ کے ہال اور دفاتر کی تیاری، یہ سب کام بھی وقار عمل کے ذریعہ ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معائنہ کا آغاز شعبہ رجسٹریشن اور کارڈ چیکنگ سسٹم سے کیا۔ جونہی کارڈ سکین (Scan) ہوتا ہے اس شخص کی تصویر اور دیگر تمام کوائف سکرین پر آجاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شعبہ کے منتظم سے اس پراسس اور طریق کار کے بارہ میں بعض امور بھی دریافت فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر افسر جلسہ سالانہ، دفتر افسر جلسہ گاہ اور دفتر افسر خدمت خلق کا معائنہ فرمایا۔

ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ MTA میں تشریف لے گئے۔ حضور انور شعبہ سمعی و بصری کے تحت قائم شعبہ فوٹوگرافی کے تیار کردہ کاؤنٹر پر تشریف لائے۔ حضور انور نے کاؤنٹر پر نصب سکرین پر www.makhzan-e-tasaweer.de کا افتتاح فرمایا۔ اس نئی ویب سائٹ کو حضور انور کی خصوصی شفقت و اجازت سے حال ہی میں جرمنی جماعت کی تاریخ تصاویر کی صورت میں محفوظ کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اب تک دو ہزار تصاویر اس ویب سائٹ پر Load کی جا چکی ہیں اور چودہ ہزار تاریخی تصاویر کو ڈیجیٹل صورت میں Scan کیا جا چکا ہے۔

اس کے بعد حضور انور شعبہ MTA جرمن سٹوڈیو کے Editing آفس ڈیپارٹمنٹ میں تشریف لائے اور معائنہ فرمایا۔ اس دوران جلسہ سالانہ کے لئے نئی تیار شدہ

Main Animation سکرین پر دکھائی گئی جو Live نشریات کے دوران چلائی جائے گی۔

اس کے بعد حضور انور نے کنٹرول روم کا معائنہ فرمایا اور اس سال اس کی جگہ کی تبدیلی کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ اس سال کنٹرول روم مین ہال سے باہر ہونے اور گرمی کی شدت سے بچاؤ کے لئے تین عدد بڑے ایئرکنڈیشنر نصب کئے گئے ہیں۔

بعدازاں حضور انور نے جلسہ سالانہ کی Live نشریات کے لئے تیار کئے گئے دو عارضی سٹوڈیوز کا معائنہ فرمایا۔ ان میں سے ایک سٹوڈیو MTA کے چینل نمبر 2 اور 3 کے لئے ہے اور دوسرا سٹوڈیو Web Stream کے ذریعہ جرمن زبان کے تمام پروگرام نشر کرنے کے لئے ہے۔ یہ دونوں سٹوڈیوز ایک ہی وقت میں کام کریں گے۔ ویب سٹریم کے ذریعہ جو نشریات ہوں گی اس سے جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احباب بھی فائدہ اٹھاسکیں گے جو جرمن زبان بولتے ہیں۔

MTA کے مختلف شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ ٹرانسلیشن کا جائزہ لیا۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ یہاں مقامی طور پر گیارہ زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں جرمن، انگریزی، فرنچ، ٹرکش، عربک، بلغارین، البانین، بوسنین، رشین، فارسی اور بنگلہ شامل ہیں۔

ان میں سے عربی، فرنچ اور بنگلہ زبان کے تراجم یہاں سے MTA Live انٹرنیشنل پر نشر ہوں گے۔

شعبہ ہیومینٹی فرسٹ

اس کے بعد حضور انور نے شعبہ ہیومینٹی فرسٹ کا معائنہ فرمایا اور ان کے کام کے سلسلہ میں مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے اپنے نام کے ساتھ مختلف اشیاء تیار کی ہوئی ہیں۔ یہ اشیاء برائے فروخت رکھی ہوئی تھیں۔ منتظمین نے یہ تمام اشیاء ایک بیگ میں ڈال کر حضور انور کی خدمت میں تحفۃً پیش کیں جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان اشیاء کی قیمت دریافت فرمائی اور اسی وقت نقد ادائیگی فرمائی اور یہ بیگ خرید لیا۔

نمائش شعبہ تبلیغ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تبلیغ کے تحت لگائی جانے والی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش قرآن کریم، اسلام اور جماعت احمدیہ کے تعارف وغیرہ کے بارہ میں ہے، اس نمائش میں کچھ نئے Features شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں خاص طور پر Touch Screens شامل تھیں۔ ان سکرین پر اسلام احمدیت کا تعارف پیش کیا گیا تھا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی پیش کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پروگرام کے مختلف حصے دیکھے۔

دیگر شعبہ جات کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ وصایا، صنعت وتجارت، وقف جدید، سمعی وبصری اور شعبہ تعلیم القرآن وقف عارضی کے دفاتر کے پاس سے گزرتے ہوئے بک سٹال اور بک سٹور پر تشریف لے آئے اور تفصیل کے ساتھ معائنہ فرمایا۔ یہاں بڑی ترتیب کے ساتھ میزوں اور مختلف سٹینڈز پر کتب رکھی گئی تھیں تاکہ کتب حاصل کرنے والے بآسانی اپنی مطلوبہ کتاب حاصل کرسکیں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ خطبات طاہر، خطبات مسرور اور انوارالعلوم کی مزید نئی جلدیں بھی شائع ہوچکی ہیں وہ بھی قادیان سے منگوائیں تاکہ یہ سب سیٹ مکمل ہوں۔ اسی طرح مزید جو نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شعبہ رشتہ ناطہ سے ہوتے ہوئے، جامعہ احمدیہ جرمنی کے شعبہ میں تشریف لے آئے۔ یہاں جامعہ احمدیہ کے تمام پروگراموں اور Activities کو تصاویر میں ظاہر کیا گیا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ جائیداد کا معائنہ فرمایا اس شعبہ کے ذریعہ جرمنی بھر میں تعمیر ہونے والی مساجد کی تصاویر مختصر کوائف کے ساتھ پیش کی گئی تھیں اور دیگر تعمیرات بھی دکھائی گئی تھیں۔ سنگ بنیاد اور مساجد کے افتتاح کے موقع کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی تھیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں شعبہ تبلیغ کے تحت بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش اور طعام کا انتظام کیا گیا تھا اور مہمانوں کے لئے بڑی تعداد میں بستر بچھائے گئے تھے۔ اس رہائشی حصہ کے ساتھ ہی ان مہمانوں کے لئے کھانے کے انتظامات کئے گئے تھے اور بڑی ترتیب کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں اور ہر میز پر مشروبات اور دیگر ضرورت کی اشیاء موجود تھیں۔ ساتھ ہی دو مقامات پر Buffet سسٹم میں کھانا لگا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نان سے ایک لقمہ لے کر تناول فرمایا اور نان کے معیار کا جائزہ لیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ کے مہمانوں کے لئے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس انتظام کے تحت ایک وقت میں ہزاروں افراد کھانا کھاسکتے ہیں۔ میزوں پر ہی بڑی تعداد میں پانی کی بوتلیں اور گلاس وغیرہ رکھے گئے تھے تاکہ کھانے کے دوران پانی سامنے ہی موجود ہو۔ شام کا کھانا تیار ہوکر اس ہال میں آچکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس کے معیار کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹور میں تشریف لے آئے۔ جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔

لنگر خانہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور پہلے اس شعبہ میں تشریف لے گئے جہاں گوشت کاٹا اور تیار کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے کٹا ہوا گوشت دیکھا اور اس کو کاٹنے کے حوالہ سے کارکنان سے گفتگو فرمائی اور ہدایات بھی دیں کہ گوشت کاٹنے کے بعد اس کو باہر نہ رکھیں بلکہ جلدی Refrigerator میں رکھیں۔

حضور انور نے لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔ آلو گوشت کا سالن اور دال تیار کی گئی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال دونوں سے ایک ایک لقمہ تناول فرمایا اور فرمایا کہ دال زیادہ بہتر پکی ہوئی ہے۔ آلو گوشت میں ابھی کچھ کمی ہے۔ ہر دیگ میں سے ایک بوٹی اور آلو لے کر چیک کیا کریں۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کے لئے کیک کے مختلف حصے کئے۔ لنگر خانہ کے تمام کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

دیگ واشنگ مشین

لنگر خانہ سے باہر دیگ واشنگ مشین لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ آٹھ سال سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس مشین میں ٹیکنیکل لحاظ سے بہتری لائی جاتی ہے۔ اس مشین کو تین احمدی انجینئرز نے بڑی محنت کے بعد خود تیار کیا تھا۔

امسال اس مشین میں مزید بہتری لائی گئی ہے۔ پہلے دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا جس سے دیگ کی دھلائی کا فنکشن شروع ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ رکھی جاتی ہے خود بخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خودبخود فنکشن شروع ہوتا ہے۔

امسال اس مشین میں چار نئی چیزیں ڈالی گئی ہیں۔ اب یہ مشین بند ہونے پر خودبخود ڈھیک ہوجاتی ہے۔ گزشتہ سال دو منٹ میں ایک دیگ دھلتی تھی۔ امسال ایک منٹ میں ایک دیگ دھوتی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے پیاز کاٹنے کی مشین دیکھی اور انتظام کا جائزہ لیا۔

بازار کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اشیاء اور کھانوں کے سٹالز لگائے گئے تھے۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ معمولی سا حصہ لیتے اور تناول فرماتے۔ بعض دفعہ کچھ حصہ لے کر اپنے ان خدام کو عطا فرمادیتے اور بعض دفعہ اس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب خدام اور کارکنان اپنے پیارے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پاتے رہے۔ ہر ایک نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا کی محبت اور پیار سے فیض پایا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ کہاں سے آئے ہیں۔ کتنا عرصہ یہاں ہوگیا ہے اور حالات بھی دریافت فرمائے۔

خیمہ جات

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے آئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ کل 630 کی تعداد میں پرائیویٹ خیمہ جات لگائے گئے اور ان میں قریباً تین ہزار افراد نے رہائش اختیار کی۔ ان خیمہ جات کے ایریا کے اردگرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ مختلف فیملیز اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں۔ بعض خیمے نصب کررہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کرکے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعضوں سے گفتگو بھی فرماتے۔ خیموں کے مختلف سائز تھے۔ حضور انور نے بعض فیملیز سے دریافت فرمایا کہ خیمہ میں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصہ Carvan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک Carvan میں مقیم فیملی سے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ اس میں رہ سکتے ہیں اور کیا سہولیات ہیں۔

ایک Carvan کے دروازہ پر ایک طفل بیٹھا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بچے سے گفتگو فرمائی اور یہاں مقیم فیملی اور تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

خیمہ جات اور Carvans کے اس رہائشی حصہ کے معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں پائیں۔ ہر ایک اپنی اس سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا۔

لجنہ جلسہ گاہ

بعدازاں آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کے لئے ایک ناظمہ اعلیٰ ہیں اور ان کے ساتھ 15 نائب ناظمہ اعلیٰ، 125 ناظمات، 480 نائبات اور 3467 معاونات ہیں یعنی کل 4088 خواتین اور بچیاں ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب

لجنہ جلسہ گاہ اور انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے جملہ انتظامات کے لئے افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے ساتھ 21 نائب افسران جلسہ ہیں۔ 167 کی تعداد میں ناظمین جلسہ ہیں اور 486 نائب ناظمین ہیں۔ جبکہ معاونین کی کل تعداد 4970 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ منیر احمد صاحب نے کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا بعدازاں محمد حماد ھیرؔ صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا رضا کارانِ جلسہ سے خطاب

اس کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہورہا ہے اور جلسہ کے لئے جو انتظامات کئے جاتے ہیں ان کو آج آخری شکل دے کر حسب روایت آج اس کا معائنہ کروایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے بارہ میں اب یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ یہاں انتظامات میں کوئی خامی اس لئے ہو کہ آپ کو پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے تجربہ کار کارکنان میسر ہیں۔ ہاں

اگر کوئی خامی ہوسکتی ہے تو اس بشری تقاضا کی وجہ سے ہوسکتی ہے یا اس وجہ سے ہوسکتی ہے کہ ہمیں اب کافی تجربہ ہوگیا ہے اس لئے ہر بات کو معمولی سمجھ کر لیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں وہ ذرا سا بھی Relax ہوئے یا کسی کام کو معمولی سمجھا وہاں کام میں پھر برکت نہیں رہتی۔ اس لئے تمام ناظمین، نائبین اور دوسرے کارکنان اپنی ہر ذمہ داری اور ہر ڈیوٹی کو جو مختلف شعبہ جات میں لگائی گئی ہے اس کو بڑا اہم سمجھ کر ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دو تین سالوں سے یہ ہورہا ہے کہ پاکستان سے آنے والے اسائلم سیکرز کی تعداد کافی زیادہ ہے اور ان کی بھی ڈیوٹی لگی ہوگی لیکن ان کو تجربہ بھی نہیں ہے اس لئے یہاں جو ان کے افسران ہیں یا ساتھی کارکنان ہیں ان سے تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ 30 سال ہوگئے ہیں کہ پاکستان میں جلسے نہیں ہوتے۔ اس لئے ایک لمبا عرصہ کے Gap کی وجہ سے انہیں تجربہ نہیں رہا اور جلسہ کا یہ کام بڑا وسیع کام ہوتا ہے۔ اس لئے ہر کارکن اپنے کام کو بہت اہم سمجھ کر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرے۔ صرف اس بات پر نہ رہیں کہ ہمیں تجربہ ہے اور آخر وقت میں کرلیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مستقل مزاجی سے کام کریں۔ باقاعدگی سے کام کریں۔ اپنے فرائض ادا کریں اور پھر آپ کے کاموں میں اس وقت تک برکت نہیں ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا اور اس کی طرف رجوع نہیں ہوگا۔ اس لئے اپنی نمازوں کو ہمیشہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی زبانوں کو دعاؤں سے تر رکھیں تاکہ یہاں کا جو ماحول ہے اس میں مزید روحانیت پیدا ہو اور اس روحانیت کا اثر آپ کے جسموں پر بھی ظاہر ہورہا ہو، آپ کی زبانوں پر بھی ظاہر ہورہا ہو اور آپ کے ذہنوں پر بھی ظاہر ہورہا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام اصل میں تو دعا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اتنا بڑا انتظام ہے۔ باہر سے لوگ آتے ہیں۔ دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور جب ان کو بتاؤ کہ یہ کوئی پیشہ ور یا مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے کسی خاص ہنر کے ماہر نہیں ہیں بلکہ سب Volunteer ہیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہے، جو جماعت احمدیہ پر ہے۔ اس فضل کو مزید حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح جو دنیا کے حالات ہیں اس وجہ سے ہر شعبہ کے کارکن اور مجموعی طور پر ہر احمدی کو اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے کہ کوئی ایسا عنصر ہمارے درمیان میں نہ ہو جو کسی بھی طرح، کسی بھی صورت میں کسی کام میں خرابی یا حرج ڈالنے کی کوشش کرے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ احسن رنگ میں اپنے فرائض انجام دینے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب نو بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے تین ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش جلسہ گاہ کے اس وسیع و عریض کمپلیکس کے ایک حصہ میں ہے۔

....

13 جون 2014ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پرچم کشائی

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 39ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔

دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کی دعا پڑھتے رہے۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

(حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دوپہر تین بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا اور مقامی طور پر درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا: انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، فارسی، ترکی، بلغارین، بوزنین، البانین اور رشین۔

علاوہ ازیں عربی، فرنچ اور بنگلہ کے تراجم یہاں سے براہ راست MTA پر Live نشر ہوئے۔ علاوہ ازیں ریڈیو پر بھی جلسہ کی کارروائی اردو اور جرمن زبان میں نشر ہوتی رہی۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مختلف ممالک سے آمدہ وفود کی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں اور وفود کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

بلغارین وکیل

سب سے پہلے ملک بلغاریہ سے آنے والے ایک وکیل Ivan Gruikin صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ بلغاریہ میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے معاملہ اس وقت یورپین کورٹ میں ہے اور موصوف جماعت کی طرف سے اس کیس کی پیروی کررہے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ یہاں جلسہ میں آکر بے حد خوش ہوئے ہیں اور یہاں انہوں نے آپس میں بھائی چارہ اور محبت و اخوت کا مظاہرہ دیکھا ہے۔ کہنے لگے کہ میں نے ہر ایک چہرے کو مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ بھی سنا ہے اور بہت متاثر ہوا ہوں۔

بلغاریہ کے موجودہ حالات کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ موصوف نے بتایا کہ بلغاریہ میں اگرچہ مسلمانوں کی تعداد دس بارہ فیصد ہے۔ لیکن چونکہ حکومت Coalition سے بنی ہوئی ہے اس لئے جو مفتی وغیرہ ہیں ان کا زور ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے میں پُر امید ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا قانونی کارروائی جہاں تک ہوسکا ہم کریں گے اور آخر تک جائیں گے۔ حضور انور نے وکیل کا شکریہ ادا کیا۔

یہ ملاقات آٹھ بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کروشیا اور اسٹونیا کے وفد سے ملاقات

بعد ازاں کروشیا (Crotia) اور اسٹونیا (Estonia) کے ممالک سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کروشیا سے امسال چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک صاحب شعبہ زراعت سے منسلک ہیں اور اپنے علاقہ میں سوشل ویلفیئر کے لئے کمیونٹی لیڈر ہیں۔ جبکہ باقی تینوں خواتین یونیورسٹی میں قانون اور پبلک ریلیشنز کی انگریزی زبان میں ماسٹرز ڈگری کررہی ہیں۔

ملاقات کے دوران ان طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کئے اور یہ سوال و جواب کا سلسلہ آدھ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک چلتا رہا۔ سوالات اسلام کے بارہ میں تعصب، سوشل میڈیا کا رویہ اور مذہب سے دُوری کا سبب، اسلام میں عورت کا مقام اور عورت کے حقوق پر مبنی تھے۔

❁ **ایک خاتون طالبہ نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ کروشیا میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے اور اسلام کی طرف توجہ بھی بہت کم ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی ایک بڑی وجہ انتہا پسندی ہے اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات کو بھلا دینا ہے اور مسلمانوں کی یہ حالت ہونا کوئی نئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور ایسا ہونا ہی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہوں گے۔ تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

جب آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو سب نے جھٹلایا اور ہم نے قبول کیا۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ اسلام کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔ اس وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا عمل دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہے۔ جو دوسرے مسلمان ہیں ان کے اعمال آپ کے سامنے ہیں۔ مسلمان ممالک میں ان کا جو کردار ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ مسلمان ملکوں کے حکام، لیڈرز اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل نہیں کررہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں چل رہے جس کی وجہ سے یہ سب ممالک پریشانیوں اور مصائب کا شکار ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ روزانہ بڑھ رہی ہے۔ ترقی کررہی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ مسلمانوں میں سے اور دوسرے مذاہب سے احمدیت میں داخل ہورہے ہیں اور ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ایک دن ہم سب کی غلط فہمیاں دور کردیں گے اور لوگ اسلام کو قبول کرلیں گے۔

❁ **ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا مسیح نے آکر مسلمانوں کے دل بدل دیئے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جب آپ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ اکیلے تھے۔ جب فوت ہوئے تو قریباً نصف ملین لوگ آپ کے ماننے والے تھے اور 99.9 فیصد مسلمانوں میں سے آئے تھے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دل، عمل اور کردار بدل دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری مغربی افریقہ میں ایک بڑی کمیونٹی ہے۔ مشرقی افریقہ میں ہماری جماعت ہے۔ نارتھ امریکہ، ساؤتھ امریکہ، یورپ، فار ایسٹ ممالک، انڈونیشیا، پاکستان، انڈیا میں ہماری کمیونٹی کی تعداد بہت بڑی ہے۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی اس کمیونٹی کا اخلاق، کردار اور عمل ایک جیسا ہی ہے۔ پس احمدیہ کمیونٹی ہی ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن کریم سب کے لئے ہے۔ اب یہ ایک ہی کتاب ہے لیکن اس کے ماننے والوں کے عمل میں فرق ہے۔ ملّاؤں نے اس کی تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے جبکہ ہم احمدی اس کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل کررہے ہیں۔

❁ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ آجکل کے نوجوان کسی بھی مذہب کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ احمدی نوجوانوں میں ایسا نہیں دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ مذہب کے بارہ میں بددل ہوگئے ہیں اور خدا کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے لوگ خدا کے وجود اور مذہب کی ضرورت کے قائل بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

دوسرا یہ کہ سعید فطرت لوگ جب احمدیوں کے عمل دیکھتے ہیں اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دیکھتے ہیں تو ان باتوں کا ان پر اثر ہوتا ہے اور اس طرح بہت سے نوجوان بڑی تعداد میں ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

❁ **مذہب اور سائنس میں تضادات کے بارہ میں پوچھے گئے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** سائنس اور قرآن کریم میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ Big Bang کی تھیوری ٹھیک ہے۔ بلیک ہول موجود ہے۔ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہماری زمین، ہماری کائنات وجود میں آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر فرمایا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ قرآن میں سات سو آیات ہیں جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ سائنس سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ (Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی تھی اور آپؑ سے سائنس اور قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف سوالات کئے تھے کہ کیا ان میں تضاد موجود ہے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے تھے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ کلیمنٹ ریگ صاحب پوری طرح مطمئن ہوئے اور پھر انہوں نے احمدیت بھی قبول کی۔

❁ **مردوں اور عورتوں کے حقوق اور برابری کے حوالہ سے ہونے والے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** قرآن کریم ہیومن رائٹس قائم کرتا ہے۔ وراثت کا حق دیتا ہے۔ اسلام نے تو اپنے آغاز سے ہی یعنی 14 سو سال سے ہی یہ وراثت کا حق دیا ہوا ہے اور اس طرح طلاق کا حق، علیحدگی کا حق دیا ہوا ہے۔ لیکن یورپ نے چند سو سال قبل طلاق کا حق دیا ہے۔

اسلام مرد اور عورت کو روزمرہ کے حقوق برابر دیتا ہے۔ اب دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اب بتائیں کہ دنیا میں کتنے ممالک ہیں جہاں عورتیں صدر یا وزیراعظم ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ عورتوں کو ان کا حق نہیں دے رہے۔ برابری کا حق نہیں دے رہے۔ جبکہ اسلام مرد اور عورتوں دونوں کو ان کے حقوق دیتا ہے اور دونوں کے فرائض بتاتا ہے۔

خواتین تعلیم بھی حاصل کرتی ہیں اور باہر کام بھی کرسکتی ہیں۔ لیکن اگر مرد اچھا کمانے والا ہو تو عورت کی سب سے بہتر ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھر سنبھالے اور بچوں کو سنبھالے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ کیونکہ عورت بچوں کی تربیت کرتی ہے اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بناتی ہے جو حکومت کی اور قوم کی ترقی کا موجب بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی بہترین تربیت کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم جو مانتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ جو مانتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ نے عورتوں کے لئے ایک الگ آرگنائزیشن بنائی کہ اگر مرد اپنے دینی فرائض اور ذمہ داری ادا نہ کریں تو پھر عورتیں یہ کام کریں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ عورتیں مردوں سے زیادہ ترقی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ایک درخت کے بالکل ساتھ ہی چھوٹا پودا لگائیں تو اس کی Growth نہیں ہوتی۔ لیکن اگر وہی درخت کھلی جگہ پر لگایا جائے تو وہ بہت پھلتا پھولتا ہے۔ بالکل اسی طرح خواتین کی بھی علیحدہ آرگنائزیشن بنائی گئی تا کہ وہ ترقی کریں۔

طالبات نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ان کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کا حضور انور نے بہت ہی پیارے انداز میں بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا اور ان کی پوری طرح تسلی ہوگئی۔

وفد کے ممبران کے تأثرات

ملاقات کے بعد وفد کے شرکاء نے بار بار اظہار مسرت کیا کہ حضور انور نے باوجود اتنی مصروفیت کے انہیں شرف ملاقات بخشا اور ان کی طرف سے اٹھائے گئے تمام نکات کے بڑے ہی مدبرانہ انداز میں جواب دیئے۔

وفد کے افراد نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ملاقات میں حضور انور کے طریق استدلال اور تمام نکات کو باریک بینی اور مثالوں کے ساتھ سمجھانے کے انداز نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

❁ شعبہ زراعت سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے کہا کہ یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں نے خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی۔ ملاقات سے قبل ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ خلیفہ کا مقام جماعت احمدیہ میں کیا ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر اور احمدیوں سے مل کر اور خلیفہ کی تقاریر سن کر اندازہ ہوا اور آپ کے بلند مقام کا ادراک حاصل ہوا۔ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو کچھ ڈر تھا لیکن وہ ڈر جلد ہی محبت اور عزت میں تبدیل ہو گیا۔ خلیفہ کے الفاظ سے ہم سب نے اپنے سینوں میں ایک طرح کی حرارت محسوس کی۔ اب ہم اسلام کو ایک اور طرح سے دیکھ رہے ہیں۔ اسلام کے بارہ میں ہمارا نظریہ بالکل بدل گیا ہے۔

❁ ایک خاتون طالبہ Staska Baric نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات میرے لئے ایک بہت نادر موقع تھا اور مجھے یہ سعادت ملی کہ میں نے اور میرے دوستوں نے ذاتی طور پر حضور انور سے ملاقات اور بات چیت کی۔ میری رائے میں حضور انور کا انداز بہت دوستانہ ہے اور وہ بہت کھلے دل کے مالک ہیں۔ حضور کی کوشش ہوتی ہے کہ ملاقات کے لئے آنے والے ہر فرد کو بہتر انداز میں جان سکیں۔ ملاقات کا ماحول بہت خوشگوار تھا اور ایک خاص قسم کی روحانیت تھی۔

حضور انور کی شفقت نے ہمیں ہمت دی کہ ہم حضور انور سے بعض سوال کرسکیں جو ہمارے ذہنوں میں تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ بعض نام نہاد مسلمانوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مسلمانوں کو جن تعصّبات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جماعت احمدیہ ان تعصّبات کا مقابلہ کیسے کرتی ہے؟ مسلمانوں میں کتنے افراد احمدیت قبول کرتے ہیں؟ قرآن کریم کے مطابق عورت کا کیا مقام ہے؟ اور یہ کہ نوجوان نسل کیوں مذہب سے دور ہو رہی ہے؟

جس طرح حضور انور ہم سے باتیں کر رہے تھے، ہم بہت متاثر ہوئے۔ حضور نے ہمارے تمام سوالات کے بڑے تفصیلی جواب دیئے اور اپنی مسکراہٹ سے ہمیں مزید حوصلہ دیتے رہے اور پوچھتے رہے اگر ہم مزید کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ بلکہ مزید یہ بھی پوچھا کہ کیا ہم حضور کے جوابات سے مطمئن ہیں۔ اس پر ہم نے کہا کہ ہم حضور کے تمام جوابات سے بالکل مطمئن ہیں اور ہماری تسلی ہوگئی ہے۔

میں پھر یہی کہنا چاہتی ہوں کہ ایسے شفیق انسان سے ملاقات کی سعادت حاصل کر کے میں بہت خوش ہوں۔ میں یہ احساسات اپنے ساتھ کروشیا لے جاؤں گی اور ایک لمبا عرصہ ان لمحات کو یاد کرتی رہوں گی۔

سلووینیا کے وفد سے ملاقات

ملک سلووینیا سے دو فیملیز سمیت 10 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب کا تعارف حاصل کیا اور ان سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس وفد میں ایک دوست Zmago Pavlicic (زماگو پاوِلچ) تھے جو بطور ترجمان کے کام کرتے ہیں اور کچھ عرصہ سے جماعتی لٹریچر کو سلووینین زبان میں ترجمہ کرنے میں مدد کر رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ان کا جماعت کے متعلق تعارف صرف پڑھنے تک محدود تھا لیکن جلسہ میں شامل ہو کر اور جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب یقین ہوگیا ہے کہ جو بھی انہوں نے جماعت کے بارہ میں پڑھا تھا وہ سب حقیقت پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ میں آنے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا مشہور قول 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' پڑھا تھا۔ لیکن جلسہ میں مختلف لوگوں سے مل کر اور جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب اس قول کو انہوں نے حقیقت میں بھی دیکھ لیا کہ جماعت کے سب افراد اس قول پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور سے ملاقات ختم ہونے کے بعد انہوں نے بتایا کہ ملاقات میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہر عنوان پر بات کرنے کے لئے تیار تھے۔ جماعت کے خلیفہ کو اتنے سوال پوچھے جا رہے تھے اور آپ سب کے جواب خوشی سے دیتے چلے جا رہے تھے۔

❁ اسی طرح ایک دوست Janko Ivan Bercic (ینکو ایون برچِچ) صاحب تھے۔ موصوف آئی ٹی اور Designing کا کام کرتے ہیں اور آجکل سلووینین فلائرز اور ویب سائٹ کی Designing میں مدد کرتے ہیں۔

انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا انتظام دیکھ کر اور مختلف لوگوں سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا کہ ایک ہی آرگنائزیشن کے سارے افراد اتنے اچھے اور اتنی محبت کرنے والے ہیں۔ سب لوگ اچھے اخلاق اور نرمی سے پیش آنے والے تھے۔

حضور انور سے ملنے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا موقع تھا اور ایک ایسی ملاقات تھی جو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ یہ زندگی کے ایسے لمحات ہوتے ہیں جو کبھی دوبارہ نہیں آئیں گے۔

❁ ایک دوست Parassat Kenzhegaliyev اسد صاحب اپنی اہلیہ اور تین بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس فیملی کا تعلق قرغیزستان سے ہے اور 8 سال سے سلووینیا میں رہ رہے ہیں۔ اسد صاحب نے چند سال ترکی میں اسلامی مدرسہ میں بھی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہیں جماعت کے متعلق کچھ غلط معلومات بھی تھیں جو اَب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد دُور ہوگئی ہیں۔

موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں جلسہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ یہاں سب کچھ اچھا تھا۔ میں نے ہر جگہ آپس میں پیار اور محبت ہی دیکھا ہے۔ اتنی بڑی تعداد یہاں ہے اور کسی قسم کی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ کوئی Disturbance نہیں ہے۔

کروشیا اور سلووینیا کے وفد کی ملاقات آٹھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد دونوں وفود کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے آخر میں طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے جبکہ بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹس عطا فرمائیں۔

ہنگری کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد ہنگری سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہنگری سے 15؍افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے باری باری تعارف حاصل کیا۔

☆ ہنگری سے ایک مہمان Mr. Konkoly Gyorgy تشریف لائے تھے جو کہ ایک پیشہ ور فوٹو گرافر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ جلسہ کا سارا فنکشن Cover کر رہے ہیں اور تصاویر لے رہے ہیں۔ وہ مختلف ایمبیسیز کے مختلف فنکشنز Cover کرتے ہیں۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یہ ملاقات بہت پُراثر تھی۔ میں نے حضور کی شخصیت میں ایک روحانی طاقت کو محسوس کیا۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ میری حضور انور کے ساتھ ملاقات بھی ہوگی۔

☆ ہنگری کے وفد میں ایک اور مہمان Dr. Gabar Tamas تھے جو کہ عیسائی پادری ہیں۔ ان کو پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کا موقع ملا۔ موصوف نے کہا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ پُرامن اور پُرسکون ماحول تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار سے مل رہے تھے۔ اس چیز نے ہم کو بہت متاثر کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ، افریقہ اور ایشین ممالک ہر جگہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہر جگہ ہمارا ایک جیسا ہی کردار ہے۔ ہر جگہ سب لوگ محبت، رواداری اور پیار سے ملتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ حضور انور نہایت نرم دل اور روحانی شخصیت ہیں۔ حضور انور نے جو بیان فرمایا کہ انسانیت کو بچانے کے لئے امن کا قیام بہت ضروری ہے اور اسلام امن کا مذہب ہے اور احمدیہ جماعت کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ ان سب باتوں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

☆ ہنگری کے وفد میں ایک مہمان سریش چوہدری صاحب بھی شامل تھے جن کا تعلق انڈیا سے ہے اور

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

مذہباً ہندو ہیں۔ وہ ہنگری میں Indian-Hungarian Panorama Village Club کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں دوسری مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ جب حضور انور کے ساتھ ملاقات ہوئی تو حضور انور نے فوراً پہچان لیا کہ ہم پہلے مل چکے ہیں۔ یہ بات بہت باعث حیرت تھی۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور کی روحانی شخصیت میں ایک کشش ہے جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں حضور انور کی پُرحکمت اور دل کو موہ لینے والی تقاریر سننے کے لئے پھر سے جلسہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ ہنگری کے وفد میں ایک صاحب Mr. Robert Kovacs تھے۔ ان کا تعلق خاص ہنگری سے ہے۔ ان کو پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں جلسہ کے انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں حضور انور کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ملاقات کا اعزاز بخشا۔ حضور انور کی شخصیت میرے لئے بہت پُرکشش تھی۔

☆ ایک صاحب Mr. Norbert Willmar Herzog بھی ہنگری کے وفد میں شامل تھے۔ موصوف کی اہلیہ Mrs. Melani Herzog بھی اس موقع پر ان کے ساتھ گئی تھیں۔ موصوفہ کا تعلق امریکہ سے ہے لیکن بچپن سے جرمنی میں رہی ہیں۔ ہنگری سے آنے والے وفد کے انچارج مکرم صداقت احمد بٹ صاحب نے ان کے بارہ میں بتایا کہ: ان کا جرمنی میں ایک فیملی کے ساتھ انٹرنیٹ پر رابطہ ہے اور انہیں جماعت کا کافی حد تک تعارف کروایا تھا۔ اس سال مَیں جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تو اس فیملی کو بھی جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ دونوں میاں بیوی آئے۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اسلام کے متعلق اچھا تاثر نہیں رکھتے تھے اور جلسہ میں شامل بھی ہونا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں تسلی دلائی جس پر وہ جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیار ہو گئے اور تینوں دن جلسہ میں شامل ہوئے۔

انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔ نماز کے وقت جو ماحول تھا اس نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اس طرح کا ماحول انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ اس کے بعد شام کو ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی جس میں یہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی پادریوں سے بھی ملتا رہتا ہوں لیکن ان کی باتوں میں کچھ بھی اثر نہیں۔ ان کی باتیں ایک کان سے سنتا ہوں اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہوں۔ لیکن حضور انور کے الفاظ ایک نور کی طرح میرے دل کے اندر اتر رہے تھے۔ حضور کے چہرہ سے ایک نور نکل رہا تھا جو میرے دل کے اندر اتر رہا تھا۔

اسی روز رات انہوں نے اپنے بیٹے کو فون کرکے ساری تفصیل بتائی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے انہیں وقت دیا اور ہم سے بڑی شفقت اور پیار سے بات کی اور ہمیں پین کا تحفہ بھی دیا اور آخر میں ہاتھ پکڑ کر تصویر بھی بنوائی۔ ہفتہ کے دن ان کی اہلیہ عورتوں کی جلسہ گاہ میں چلی گئی اور عورتوں کے جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئی اور ظہر و عصر کی نمازیں بھی احمدی خواتین کو دیکھ کر ان کی طرح پہلی مرتبہ زندگی میں نماز ادا کی۔

موصوف کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہیں اور وہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جذبات سے پُر تھیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے عالمی سربراہ کو اپنے روبرو دیکھ کر اور ان سے مل کر اور باتیں کرکے مجھ پر عجیب کیفیت تھی۔ حضور انور نے مجھے پین بطور تحفہ بھی دیا۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ پہلے Youtube اور دیگر فورمز پر حضور انور کی ویڈیوز دیکھ چکی تھی لیکن ملاقات کا شرف پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا تھا۔

تفصیل کے ساتھ ان میاں بیوی نے نمائش بھی دیکھی۔ ساتھ ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے اور جماعت کے دو مختلف مبلغین کے ساتھ ان کی Sitting بھی ہوئی جس میں انہیں اسلام احمدیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ موصوف نے بتایا کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات تقریباً دو بجے انہوں نے اپنے ہوٹل میں جہاں یہ رہائش پذیر تھے، وہاں انہوں نے کمرے میں حضور انور کی نماز پڑھاتے ہوئے آواز سنی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اٹھنے پر بھی انہیں وہ آواز سنائی دیتی رہی۔ جس پر انہوں نے اپنی اہلیہ کو اٹھایا اور اپنی خواب کے بارے میں بتایا۔ اتوار کی صبح انہوں نے جلسہ پر آکر بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ دونوں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

☆ ہنگری وفد کے ایک صاحب Mr. David Benjamin تھے جو Law کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور موصوف کو گزشتہ سال اسلام احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات ان کے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات تھی۔ حضور انور نے ملاقات کے دوران Law کی مختلف شاخوں کے متعلق ان سے گفتگو فرمائی اور ان سے استفسار فرمایا کہ وہ کس شاخ میں Specialization کریں گے۔ اس پر میں بہت متاثر ہوا کہ حضور انور کو Law کے حوالہ سے کتنی زیادہ معلومات ہیں۔ حضور انور نے مجھے پین بطور تحفہ عطا فرمایا جس پر میں نہایت خوش ہوں۔

ہنگری کے اس وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ملاقات نو بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بج کر پینتالیس منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

NINE VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. **Indonesian Speaker** 2. **Bangla Speaker** 3. **Persian Speaker**
4. **Arabic Speaker** 5. **Urdu Speakers (3 vacancies)**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following nine posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
English speaker	Research, edit preaching literature and periodicals	London SW19
Urdu speaker	Lead presentation of religious TV programmes	London SW19
Urdu speaker	Minister of Religion, preaching and propagation	Oxford
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION:
You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and as specified in respect of the first four and seventh vacancies with a good understanding of Indonesian, Bangla, Arabic, English or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years (except for the lead presenter of religious TV programmes where up to 6 months Minister of Religion practical experience supplemented by a thorough TV broadcasting knowledge would suffice) and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience (6 months for lead TV presentation of religious programmes); or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:

Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 23 August 2014

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

MTA انٹرنیشنل کی تیسری سالانہ کانفرنس کا انعقاد

(رپورٹ: منیرالدین شمس۔ مینجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت خامسہ میں MTA کی نشریات اور مختلف ممالک میں سٹوڈیوز میں نمایاں طور پر اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اگرچہ اس سے قبل کبھی کبھار جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر مختلف ممالک سے آئے ہوئے MTA کے نمائندگان کو اکٹھا کر کے ان کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا جاتا تھا اور مختلف امور میں ان کی راہنمائی بھی کی جاتی تھی، باقاعدہ مختلف ممالک سے MTA سے متعلقہ احباب کو بلا کر ان کو ٹریننگ بھی دی جائے اور مختلف شعبہ جات میں ان کی راہنمائی کی جائے۔

پہلی کانفرنس:

اس غرض کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و ہدایات کے پیش نظر MTA انٹرنیشنل کی پہلی کانفرنس 2011ء میں لندن میں منعقد کی گئی جس میں 12 ممالک سے 35 نمائندگان نے شرکت کی۔

سالانہ کانفرنس کا اجراء:

گزشتہ سال مارچ 2013ء میں حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی انتظامیہ میں بنیادی تبدیلی فرمائی اور چیئرمین کی بجائے مینجنگ ڈائریکٹر اور انتظامیہ بورڈ کا تقرر فرمایا۔ چنانچہ دوسری کانفرنس گزشتہ سال منعقد کی گئی جس میں 16 ممالک سے 31 نمائندگان شامل ہوئے۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ یہ کانفرنس ہر سال منعقد کی جایا کرے۔ چنانچہ اس سال تیسری سہ روزہ کانفرنس 11 تا 13 اپریل 2014ء منعقد کی گئی جس میں 20 ممالک سے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق 39 نمائندگان نے شرکت کی:

پاکستان 1۔ بھارت 1۔ جرمنی 3۔ انگلستان 3۔ کینیڈا 4۔ امریکہ 2۔ فلسطین 1۔ گھانا 1۔ ماریشس 1۔ آئرلینڈ 2۔ ہالینڈ 2۔ سوئٹزرلینڈ 3۔ ناروے 2۔ آسٹریلیا 2۔ بنگلہ دیش 1۔ بیلجیم 3۔ فرانس 3۔ سپین 2۔ ڈنمارک 1۔ اور سیرالیون 1۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل کمیٹی کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں منظور فرمائی تھی:

انچارج خاکسار منیرالدین شمس۔

Admin Co-ordinator: مزمّل احمد ڈوگر صاحب۔

Forum Co-ordinator: منیر عودہ صاحب۔

Training & Workshop resources: توقیر مرزا صاحب۔

Logistics, Hospitality & Accomodation: اشفاق احمد ملک صاحب۔ عمرودود احمد صاحب۔ طیّب احمد صاحب۔ اجمل پاشا صاحب۔

Printed Material and Designs: سلمان عباسی صاحب۔ غالب احمد خاں صاحب۔

Forum Media Service: عطاء الاوّل عباسی صاحب۔

Finances: مرزا محمود احمد صاحب۔

کانفرنس کا افتتاحی اجلاس 11/اپریل کو نماز عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد بیت الفتوح کے نُور ہال میں خاکسار کے مختصر خطاب سے ہوا جس میں خاکسار نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ باہم مل کر ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے ضروریات اور مسائل کا پتہ کیا جائے اور ان کے حل کے لئے کوشش کی جائے۔ نیز مختلف شعبہ جات میں ماہرین اپنے تجربہ کی بنا پر آپ کی راہنمائی کریں تا کہ آپ اپنے اپنے ملک میں جا کر ان ہدایات کی روشنی میں بہتر پروگرام تیار کر سکیں اور جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکیں۔ علاوہ ازیں خاکسار نے گزشتہ سال کے دوران حضور انور کی سرکردگی میں اور ہدایات کے تحت MTA کی طرف سے انجام دی جانے والی بعض خدمات کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد اجتماعی دعا سے افتتاح کیا۔ اس کے بعد گزشتہ سال کے دوران MTA کے ذریعہ کی جانے والی خدمات کے متعلق تیار کردہ ایک ڈاکومنٹری ویڈیو دکھائی گئی۔

ان تین دنوں میں جن مختلف شعبہ جات کی طرف سے Presentations پیش کی گئیں ان میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں:

پروگرامنگ۔ Legal Affairs۔ Human Recources۔ پروڈکشن۔ نیوز۔ گرافکس۔ پروگرام چیکنگ۔ سوشل میڈیا۔ ایڈیٹنگ اور مکسنگ۔

دوران کانفرنس نمائندگان کو مختلف امور کی عملی ٹریننگ اور آگاہی دی گئی جس میں Live ٹرانسمیشن اور مختلف کیمروں اور مائیکروفون وغیرہ کا استعمال بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں نمائندگان کے ساتھ مختلف شعبہ جات کے ڈائریکٹرز کی علیحدہ میٹنگز کا بھی اہتمام کیا گیا تا کہ وہ اپنے اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر کے ان کے حل تلاش کر سکیں۔

اس مرتبہ کانفرنس کی کارروائی Live Streaming کے ذریعہ بھی دکھائی گئی جو مختلف ممالک میں MTA کے کارکنان نے بھی ملاحظہ کی اور اس سے استفادہ کیا۔

اختتامی اجلاس اور ڈنر:

کانفرنس کے تیسرے اور آخری روز 13/اپریل کی شام ڈنر کا انتظام طاہر ہال میں کیا گیا جس میں بعض مرکزی مہمانوں کے علاوہ MTA کے سٹاف ممبران اور کارکنان نے شمولیت کی۔ الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ازراہ شفقت رونق افروز ہوئے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو فلسطین کے نمائندہ مکرم ربیع مفلح عودہ صاحب نے کی اور انگریزی میں ترجمہ غانا کے نمائندہ مکرم ابراہیم اوپونگ کوارٹنگ نے پیش کیا۔ خاکسار نے حضور اقدس کی خدمت میں مختصر رپورٹ پیش کی جس کے بعد دورانِ سال MTA انٹرنیشنل پر پیش کئے جانے والے بعض پروگراموں کی جھلکیاں نیز گزشتہ 20 سال کے سفرِ MTA کی بعض جھلکیاں ویڈیو رپورٹ کی صورت میں پیش کی گئیں۔

اس کے بعد حضور کی اقتدا میں مسجد بیت الفتوح میں نماز مغرب ادا کی گئی جس کے بعد طاہر ہال میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے کارکنان کو اہم ہدایات سے نوازا۔ یہ ساری کارروائی انگریزی میں تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا اردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل 11/جولائی 2014ء کے شمارہ میں احباب کے استفادہ کے لئے شائع کیا جا چکا ہے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور پھر حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ آخر پر حضور انور کے ساتھ نمائندگان اور ایم ٹی اے کارکنان کو تصاویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے مسیح پاک علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کو ہر لحاظ سے پورا کرنے کی اِس کوشش میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حقیقی رنگ میں سلطان نصیر بنا دے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/مئی 2014ء بروز اتوار قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **مکرم شیخ سعید احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

مکرم شیخ سعید احمد صاحب (آف لندن) 15/مئی 2014ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عبدالغنی صاحبؓ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم شعبہ تدریس سے منسلک تھے۔ آپ طلباء کو تعلیم دینے کے علاوہ احمدیت کا پیغام بھی پہنچاتے جس پر بہت سے طلباء کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ کالج میں آپ نے نماز جمعہ کی ادائیگی کا بھی انتظام کیا ہوا تھا جس سے اردگرد کام کرنے والے دوسرے احمدی احباب بھی فائدہ اٹھاتے تھے۔ تقریباً 8 سال بیت الفتوح حلقہ کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں جب جماعت یوکے کو جامعہ احمدیہ کے قیام کے لئے عمارت کی ضرورت پیش آئی تو اپنی ایک بڑی بلڈنگ قیمت خرید سے بھی کم قیمت پر آپ نے جماعت کو پیش کی۔ آپ کو حضور انور کی ہدایت پر Lithuania جا کر جماعت کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم انتہائی رحم دل، غریب پرور، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالغنی صاحب۔ ربوہ):

14/مئی 2014 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، تہجد گزار اور نظام خلافت اور نظام جماعت سے محبت رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کو بھی خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے واقعات نہایت عقیدت سے سناتیں۔ دوسروں کا خیال رکھنے والی تھیں اور ان کی خوشی کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ چاروں بیٹے مختلف جگہوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم عبدالرشید انور صاحب (مبلغ سلسلہ کینیڈا) کی والدہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب (ابن مکرم بابو نذیر احمد صاحب سابق امیر جماعت دہلی)

15 مئی 2014 کو تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان سے حاصل کی۔ ہجرت کے وقت آپ کے والد شہید ہوگئے اور آپ والدہ اور بہن بھائیوں کے ہمراہ پاکستان آئے۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے عزیز رشتہ کو آپس میں ہمیشہ اتفاق و محبت سے رہنے کی تلقین کرتے اور اس کے لئے کوشش کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ خلافت سے بہت گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب درویش مرحوم۔ کینیڈا)

18/مئی 2014 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں جمال دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ 1996ء سے کینیڈا میں مقیم تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، ذکر الٰہی کرنے والی، دعا گو، غریب پرور، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی، خوش اخلاق، ملنسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم فرحت احمد ناصر صاحب لوکل امیر ٹورانٹو کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں اور ایک بیٹے مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نظامت مال وقف جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرم عبدالغفور بسراء صاحب (سابق کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

8/مئی 2014 کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ نظارت امور عامہ میں بحیثیت کارکن خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، ہمدرد، غریب پرور، مخلص اور نیک فطرت انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے بڑا گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو خلافت سے وابستہ رہنے اور جماعت کی خدمت کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر132)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اپریل/مئی 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے واقعات میں سے کچھ کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اور معاشرے میں موجود ان شر پسند عناصر کو دنیا بھر کے لیے عبرت کا نشان بنا دے۔ آمین

’’توہینِ رسالت‘‘ کے تحت مقدمہ

بھوئیوال، شرقپور؛ 12/ مئی 2014ء: یہاں پر چار احمدیوں پر توہینِ رسالت کی دفعہ 295-A کے تحت مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ان چار احمدیوں پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اس علاقے میں جو لاہور سے ستّر میل کی دوری پر واقع ہے ایک پوسٹر کو ایک دکان کی دیوار سے پھاڑ کر زمین پر پھینک دیا اور اس میں موجود عبارت کی بے حرمتی کی۔ اس پر علاقہ کے لوگوں میں بے چینی پھیل گئی۔

حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے گاؤں کی پنچایت نے اپنا کردار ادا کیا اور معاملہ کو صلح صفائی سے طے کروا دیا۔ کچھ دنوں بعد معاشرے میں موجود شر پسند عنصر یعنی ملّاؤں نے اس معاملہ کو دوبارہ اٹھانے کی غرض سے ایک جلوس نکالا اور لاہور شرقپور روڈ کو کچھ گھنٹوں کے لئے بلاک کیے رکھا۔ انہوں نے اس واقعہ میں ملوّث احمدیوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ ان شر پسندوں نے اس وقت تک سڑک کو بلاک کیے رکھا جب تک کہ ایک سینئر پولیس افسر نے انہیں ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے کی یقین دہانی نہ کروا دی۔

اس واقعہ کے بعد اس گاؤں میں بسنے والے احمدی کافی پریشان ہیں اور اس خطرے کے پیشِ نظر کہ یہ شدّت پسند کہیں ان کے گھروں پر حملہ نہ کر دیں ان میں سے اکثر گاؤں سے وقتی طور پر نقل مکانی کر گئے ہیں۔ جبکہ پولیس نے چار احمدیوں کے خلاف دفعہ 295-A، 337-C اور 427 کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ ان احمدیوں میں مبشر احمد، غلام احمد، خلیل احمد اور احسان احمد شامل ہیں۔ جبکہ دیگر کئی احمدیوں کو زیرِ حراست لینے کے لئے پولیس نے کئی جگہوں پر چھاپے بھی مارے۔

احمدیت کی وجہ سے ملازمت سے فراغت

میر پور خاص، سندھ؛ مئی 2014ء: یہاں پر جماعتِ احمدیہ کے خلاف مخالفت کی لہر اپنے زوروں پر ہے۔ تین احمدی نوجوانوں کے خلاف جو کہ بھٹائی سنٹر میں ملازمت کرتے تھے مخالفینِ احمدیت نے تحریک چلائی اور انہیں ملازمت سے فارغ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس پر انتظامیہ نے کمزوری دکھاتے ہوئے مطالبات کو تسلیم کیا اور ان تینوں احمدیوں کو ان کی ملازمت سے فارغ کر دیا۔

لاہور میں مخالفت

سمن آباد؛ 26/ اپریل 2014ء: ایک احمدی نوجوان پولیس کیس میں پھنسائے جانے کی سازش سے بال بال بچ گئے۔ خوشنود احمد کو ایک بے بنیاد الزام کی وجہ سے آنکھوں پر پٹی باندھ کر تھانے لے جایا گیا۔ خوشنود احمد کارگو کوریئر کا کام کرتے ہیں۔

تفصیلات کے مطابق انہیں ایک گمنام شخص کی جانب سے فون کالز موصول ہوئیں جو اپنے آپ کو ایک گاہک بتاتا تھا۔ اس کالر نے کام کے سلسلے میں ان سے ملنے کے لئے وقت اور جگہ طے کیے لیکن بعد میں خود ہی اس پروگرام کو تبدیل کرتے ہوئے خوشنود احمد کو Red Chilli Restaurant‘ میں ملنے کے لیے کہا۔ دراصل اس پورے معاملہ کے پیچھے ملّاں کا ایک پورا گینگ سرگرمِ عمل تھا جو خوشنود احمد کو ایک پولیس کیس میں پھنسانا چاہتا تھا۔ پروگرام کے مطابق ایک آدمی نے اس ریستوران میں ان سے ملاقات کر کے ایک پیکٹ پکڑایا جس میں قرآن کریم موجود تھا۔ خوشنود احمد نے خطرہ کو محسوس کر لیا اور اس پیکٹ کو اس ریستوران کے کاؤنٹر پر چھوڑ کر وہاں سے نکلنا چاہا لیکن ملّاں نے جو ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت وہاں پہلے سے ہی اکٹھے ہو چکے تھے انہیں روکا اور پولیس کو بلوا لیا۔ پولیس کی ایک وین جو بعض اوقات ضرورت پڑنے پر کافی دیر تک موقع پر نہیں پہنچ پاتی ملّاں کے بلانے پر تھوڑی ہی دیر میں وہاں آ پہنچی۔ پولیس اہلکاروں نے خوشنود احمد کو ہتھکڑی لگا کر ان کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور انہیں پولیس وین میں بٹھا لیا۔ خوشنود احمد نے ایک ملّاں کو یہ کہتے سنا کہ ’میں پچھلے ڈیڑھ مہینے سے تمہارا پیچھا کر رہا ہوں۔‘ پولیس انہیں پہلے کسی نامعلوم جگہ پر لے گئی جہاں سے انہیں گلشنِ راوی پولیس اسٹیشن اور پھر سمن آباد پولیس اسٹیشن منتقل کر دیا گیا۔

جماعتِ احمدیہ کے ذمہ داران افراد پر مشتمل ایک وفد پولیس اسٹیشن پہنچا اور افسرانِ بالا تک یہ بات پہنچائی کہ یہ تمام کا تمام واقعہ ملّاں کی طرف سے کی گئی ایک سازش کا نتیجہ ہے جس کا مرکزی کردار ملّاں حسن معاویہ عرف طوطی ہے۔ کیونکہ یہ بدبخت احمدیوں کے خلاف اس قسم کی رپورٹیں درج کروانے میں بدنام ہے۔ ایس پی پولیس انتہائی فراست سے کام لیتے ہوئے معاملہ کی طے تک پہنچ گئے اور انہوں نے خوشنود احمد کو جانے کی اجازت دے دی۔

رچنا ٹاؤن؛ 24/ اپریل 2014ء: یہاں کے رہائشی ایک احمدی بختیار احمد کو اپنے ہمسایوں کی جانب سے ناخوشگوار حالات کا سامنا ہے۔ ان کے گھر کے سامنے غیر احمدیوں کی ایک مسجد ہے۔ ان کے ہمسائیوں کو یہ معلوم ہے کہ بختیار احمد ایک احمدی ہیں، اس کے باوجود یہ لوگ انہیں زور دیتے رہے کہ وہ اپنی نمازیں اس مسجد میں ادا کریں۔

بختیار احمد 24/اپریل کو اپنے گھر واپس آ رہے تھے کہ ان کے ہمسایوں نے انہیں روکا اور زبردستی مسجد میں لے گئے۔ انہوں نے وہاں لے جا کر بختیار احمد کو ڈرایا دھمکایا۔ انہوں نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ مسلمان ہیں؟ نیز یہ کہ ان سے کلمہ طیبہ سنانے کو کہا۔ بختیار احمد کے کلمہ سنانے پر ان میں سے ایک نے باآوازِ بلند کہا ’مبارک ہو، بٹ صاحب نے اسلام قبول کر لیا ہے۔‘ اس پر انہیں وہاں سے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اس شخص کے ان الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالبًا یہ لوگ بھی ملّاں کی طرف سے پھیلائی گئی اس غلط فہمی کا شکار ہوں گے جنہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ احمدی مسلمانوں کا کلمہ دیگر مسلمانوں سے مختلف ہے۔

انہوں نے اس واقعہ کا ذکر لوکل جماعت کے عہدیداران سے کیا جس پر انہیں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا کہا گیا ہے۔

مغلپورہ؛ 3/ مئی 2014ء: جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں ایک ’نام‘ رکھنے والے ملّاں حسن معاویہ کی سرکردگی میں یہاں پر ایک کانفرنس ’’محفلِ ذکرِ خاتم النبیّین‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔ ختمِ نبوّت کے مقدس اور بابرکت نام کی آڑ میں منعقد کی جانے والی اس کانفرنس کا مقصد بھی احمدیوں کی مخالفت کو ہوا دینا اور ان کے خلاف غیر اخلاقی زبان استعمال کرتے ہوئے لوگوں میں سستی شہرت حاصل کرنا ہی تھا۔ ان لوگوں نے گزشتہ سال بھی اسی جگہ پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ گزشتہ سال ہونے والی اس کانفرنس کی کارروائی سے واقف جماعتِ احمدیہ کی لوکل انتظامیہ کو جب اس کانفرنس کے پروگرام کا معلوم ہوا تو انہوں نے مقامی ڈی ایس پی اور ایس ایچ او وغیرہ سے رابطہ کر کے اس جلسہ کے بارے میں اپنے شدید تحفظات سے ان کو آگاہ کر دیا۔ اس پر ایس ایچ او نے فریقِ ثانی کو بلوا کر ان سے ایک بیان پر دستخط کروائے کہ وہ اس جلسہ میں ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کریں گے۔ اس کانفرنس میں انہیں لاؤڈ اسپیکر کو استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی لیکن انہوں نے ایس ایچ او کے سامنے دیے گئے بیان کے باوجود معمول کے مطابق جماعتِ احمدیہ اور اس کے بزرگان کے خلاف کھلے عام سبّ و شتم اور ناروا زبان کا استعمال کیا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت نام پر ہونے والے ان جلسوں میں ہمارے پیارے نبیؐ کی سیرت کے پاکیزہ پہلوؤں کو بیان کیا جانا چاہیے تا کہ لوگوں تک ان کا پاکیزہ اُسوہ پہنچے اور لوگ اپنی اصلاح کر سکیں لیکن ان مُلّاؤں کے پاس ان کانفرنسز میں سوائے احمدیوں کے خلاف بیان بازی کرنے اور مخصوص الزامات کو دہرا دینے کے اور کوئی قابلِ ذکر مواد نہیں ہوتا!

احمدی خاندان کی ہجرت

چک نمبر 7، ضلع ننکانہ صاحب؛ مئی 2014ء: اس علاقہ میں احمدیوں کی مخالفت زوروں پر ہے۔ یہاں پر بسنے والے احمدیوں کو مجلس ’ختمِ نبوّت‘ سے تعلق رکھنے والے شر پسند ملّاں ہراساں کرتے ہیں۔ یہ لوگ جلوس نکالتے ہیں اور گاؤں کے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں سے مکمل بائیکاٹ کر دیں۔ احمدیوں کو قتل کر دینے یا اغوا کرنے کی دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں۔ ان حالات میں ایک احمدی سکول ٹیچر اعجاز احمد کو خاص طور پر مخالفت کا نشانہ بنایا جانے لگا۔

ملّاں نے اعجاز احمد کو ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کی معرفت ایک مقام پر صلح صفائی کے لیے بلوا بھیجا۔ اعجاز احمد وہاں پر پہنچے تو انہیں اندازہ ہوا کہ وہاں پر صورتحال کافی پیچیدہ ہے اور لوگ وہاں بدتمیزی پر اترے ہوئے ہیں۔ کچھ دیر تک بات کرنے کے بعد وہاں پر موجود مجمع نے انہیں گالیاں دینا اور ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا۔ انہوں نے زبردستی اعجاز احمد سے ایک کاغذ پر دستخط کروائے جس پر درج تھا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ سے قطع تعلقی اختیار کر لی ہے۔

اس پر اعجاز احمد بہت پریشان ہوئے اور شرمندگی کی حالت میں اپنے گھر والوں کے ساتھ کسی دوسری جگہ ہجرت کر گئے۔ اعجاز احمد اپنی ملازمت سے استعفیٰ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ کسی ایسی جگہ پر جا بسیں جہاں انہیں مذہبی آزادی میسر ہو اور ذہنی تشدد سے نجات مل سکے۔

اس وقت اس گاؤں میں غیر احمدیوں نے احمدیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا ہوا ہے اور انہیں طرح طرح سے تنگ کیا جانا معمول بن چکا ہے۔

احمدی نوجوان کے لئے آرمی سروس ممنوع

لاہور؛ یکم اپریل 2014ء: ایک احمدی نوجوان کو اس کے عقیدہ کی وجہ سے پاک آرمی میں ریکروٹمنٹ کے تمام تر مراحل عبور کر لینے کے باوجود مسترد کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق اظہر اصغر نے جو کہ ربوہ کے رہائشی ہیں 9/ اکتوبر 2013ء کو لاہور میں آرمی میں ریکروٹمنٹ کے لئے ہونے والے تمام تر امتحانات کو پاس کر لیا تھا اور انہیں یہ کہا گیا تھا کہ وہ یکم اپریل کو ریکروٹنگ آفس رپورٹ کریں جہاں سے ان کی پوسٹنگ کسی ٹریننگ یونٹ میں کر دی جائے گی۔

مقررہ دن پر جب وہ ریکروٹنگ آفس پہنچے تو انہیں ایک فارم پُر کرنے کے لیے دیا گیا۔ اس فارم میں موجود مذہب کے خانہ میں اظہر نے ’احمدی‘ درج کر دیا۔ اس پر انہیں ٹریننگ سے یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ ان کی بازو کو مزید طبی معائنہ کی ضرورت ہے۔

ملٹری ہسپتال میں موجود ڈاکٹر نے معائنہ کرنے پر دوبارہ ان کی طبی حالت کو آرمی میں داخلہ کے لیے تسلی بخش قرار دے دیا اور اس معائنہ کی رپورٹ 9/ اپریل کو بھجوا دی۔ اس پر اظہر کو اگلے دن ریکروٹنگ آفس بلوایا گیا تا کہ ٹریننگ کے لئے اس کی پوسٹنگ کراچی کر دی جائے۔

اگلے دن صبح آٹھ بجے اظہر دفتر پہنچے جس پر انہیں شام کے تین بجے دوبارہ آنے کا کہا گیا۔ وہاں پہنچنے پر ایک کلرک نے انہیں کہا کہ اگر وہ اپنے داخلہ کی درخواست منظور کروانا چاہتا ہے تو مذہب کے خانہ میں ’سنی مسلمان‘ لکھ دے، بصورتِ دیگر اس کی درخواست کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اظہر نے اس کلرک کو بتایا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ اس پر کلرک نے اظہر کے کاغذات انہیں واپس کر دیے اور وہ اپنے گھر واپس چلے آئے۔

خصوصی نمبر ماہنامہ خالد بابت مکرم و محترم محمود احمد صاحب شاہد (بنگالی)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اپنے رسالہ ’’ماہنامہ خالد‘‘ کا ایک خصوصی نمبر بابت مکرم و محترم محمود احمد صاحب شاہد (بنگالی) سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ و امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مکرم و محترم محمود احمد صاحب شاہد کی سیرت کے حوالے سے اپنی یادداشتیں و تصاویر مؤرخہ 10 اگست 2014ء تک ادارہ ھذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

ایڈریس: ایوان محمود چناب نگر (ربوہ)

Phone: +92-476212349, +92-476212685, +92-476215415

Email: etmaad.mkapakistan@gmail.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم اکتوبر 2010ء میں مکرم نوید احمد صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے جس میں وہ اپنے والد محترم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کا ذکرخیر کرتے ہیں جو 28 مئی 2010ء کو مسجد بیت النور لاہور میں شہید ہوئے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ ہمارے خاندان میں احمدیت میرے پردادا محترم چودھری فضل داد صاحب کے ذریعہ آئی لیکن آپ کی ساری اولاد گاؤں والوں کے ساتھ مل کر احمدیت کے خلاف شدید تعصب کا اظہار کرتی تھی۔ ایک دن آپ کے ایک بیٹے آپ کے کمرہ میں گئے تو فرش پر ایک کتاب بکھری پڑی تھی۔ آپ نے اُسے اٹھا کر صفحات ترتیب دیئے تو ارادہ یہی کیا کہ اس کو قطعاً نہیں پڑھوں گا لیکن اتفاقاً چند باتیں پڑھیں تو اتنی دلچسپی پیدا ہوئی کہ پوری کتاب پڑھ لی اور اُسی وقت بیعت کرنے کا فیصلہ بھی کرلیا۔ یہ کتاب ''تبلیغ ہدایت'' تھی۔ اس طرح محترم چودھری صاحب کے بیٹے محترم چودھری غلام احمد صاحب بھی احمدیت کی آغوش میں آگئے۔ کسی اَور بیٹے کو قبول احمدیت کی سعادت عطا نہ ہوئی۔

محترم چودھری غلام احمد صاحب بیعت کے بعد ایمان میں بہت ترقی کی۔ آپ کی خواہش تھی کہ آپ بھی مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرکے مربی بنیں لیکن یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ بعد میں یہ شوق آپ نے اس طرح پورا کیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے (محترم محمود احمد شاد صاحب شہید) کو مبلغ بنایا اور اس سے پہلے محض اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اپنی تمام جائیداد چھوڑ کر ربوہ منتقل ہوگئے۔

محترم محمود احمد شاد صاحب 1962ء میں ضلع میانوالی کے گاؤں عیسیٰ خیل میں پیدا ہوئے تھے۔ تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ بچپن سے ہی سلسلہ کے شیدائی تھے۔ جب آپ نے میٹرک کے بعد F.Sc میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا تاکہ ڈاکٹر بن سکیں تو آپ کے والد آپ کو اپنے کمرہ میں لے گئے جہاں اُن کی لائبریری تھی۔ پھر بڑی رقّت سے کہا کہ بیٹا مَیں نے تمہارے لئے کوئی جائیداد نہیں بنائی سوائے حضرت مسیح موعودؑ کی ان کتابوں کے، اور میری یہ خواہش ہے کہ تم ایک مربی بن کر جماعت کی خدمت کرو۔ آگے تمہاری مرضی۔

اس واقعہ سے اگلے ہی روز آپ نے اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق جامعہ میں داخلہ کی درخواست جمع کروادی۔

ایک بار بچپن میں جب آپ وقارعمل میں شریک تھے تو حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ وہاں جائزہ لینے کے لئے تشریف لائے۔ آپ اُس وقت کانٹے اٹھا رہے تھے۔ حضورؒ نے آپ سے پوچھا کہ کیا تم بکری سے زیادہ طاقتور ہو؟ آپ نے عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا کہ کیا تم کانٹے کھا سکتے ہو؟ آپ نے عرض کیا: نہیں حضور۔ فرمایا کہ پھر تم بکری سے طاقتور نہیں ہو کیونکہ بکری کانٹے کھاسکتی ہے۔ اس واقعہ کے بعد جب آپ حضورؒ سے ملاقات کرنے جاتے تو حضورؒ پیار سے آپ کو بکری کہہ کر بلاتے۔

آپ کا قد چھوٹا تھا۔ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے آپ کو فرمایا تھا کہ جب تم سولہ سال کے ہوجاؤ گے تو مَیں تمہیں قد لمبا کرنے کا طریقہ بتاؤں گا۔ جب آپ سولہ سال کے ہوئے اور حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ مَیں سولہ سال کا ہوگیا ہوں تو حضورؒ نے فرمایا کہ کوہاٹ جاکر کچھ عرصہ رہو۔ لیکن آپ کسی وجہ سے نہ جاسکے۔ کچھ عرصہ بعد حضورؒ کے پوچھنے پر آپ نے بتایا کہ فلاں مجبوری کی وجہ سے نہیں جاسکا۔ اس پر خود حضورؒ نے ہی ازراہ شفقت آپ کی چھٹیوں میں آپ کو کوہاٹ بھجوادیا۔

جن دنوں آپ کو دھمکیاں مل رہی تھیں تو ایک روز آپ نے مجھے اور میری والدہ کو بڑی رقّت سے یہ کہا کہ 'آج مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میری قربانی لینی ہے تو مَیں حاضر ہوں مگر میری اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھنا'۔

❀ ❀ ❀

محترم شیخ عمر جاوید صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30 دسمبر 2010ء کی خبر کے مطابق محترم شیخ عمر جاوید صاحب آف مردان کو 23 دسمبر 2010ء کی شام اُس وقت فائرنگ کرکے شہید کردیا گیا جب آپ اپنی دکان سے گھر واپس آرہے تھے۔ اس سانحہ میں آپ کے والد مکرم شیخ جاوید احمد صاحب اور چچازاد بھائی مکرم شیخ یاسر محمود صاحب زخمی بھی ہوئے۔

محترم شیخ عمر جاوید صاحب 24 جولائی 1983ء کو مردان شہر میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ 2002ء میں F.Sc کی۔ اس سے پہلے سے آپ اپنے والد کے الیکٹرانکس کے کاروبار میں ہاتھ بٹانے لگے تھے۔ آپ اپنے کاروبار میں وسیع تجربہ رکھتے تھے اور کاروباری حلقہ میں بہت معروف تھے۔ آپ خدام الاحمدیہ میں ناظم مال اور ناظم خدمت خلق رہے۔ بوقت شہادت محاسب تھے۔ ایک فعال کارکن تھے اور فری میڈیکل کیمپس کے انتظامات میں پوری طرح شامل ہوتے تھے۔

شہید مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دل کے نرم تھے، دوستی اور ہمدردی میں بہت نمایاں تھے۔ صفائی پسند، منکسرالمزاج اور خوش اخلاق تھے۔ خلافت کے فدائی تھے۔ نمازوں کا التزام کرتے۔ کچھ عرصہ قبل آپ کی دکان میں بم دھماکہ سے مالی نقصان بھی کیا گیا تھا۔

آپ کی شادی مارچ 2010ء میں ہوئی تھی شہادت کے وقت آپ کے ہاں بچے کی پیدائش متوقع تھی۔ آپ کی والدہ عابدہ جاوید صاحبہ، ایک بھائی اور ایک ہمشیرہ بھی پسماندگان میں شامل ہیں۔

شہید مرحوم کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 24 دسمبر میں آپ کے اوصاف بیان فرمائے اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❀ ❀ ❀

عزیزم محترم ناصر محمود شہید

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ ستمبر 2010ء میں محترمہ ع۔ عارف صاحبہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ اپنے بیٹے عزیزم محترم ناصر محمود شہید کا مختصر ذکرخیر کرتی ہیں۔ شہید مرحوم کے بارہ میں قبل ازیں ایک مضمون 25/اپریل 2014ء کے الفضل انٹرنیشنل کے اسی کالم میں شامل اشاعت کیا جاچکا ہے۔

آپ لکھتی ہیں کہ میرے آنگن میں کھیلنے والا پہلا خوبصورت پھول ناصر محمود تھا۔ شادی کے بعد سے میری یہی دعا تھی کہ اے خدا! مجھے فدائی بچے دینا۔ میرے تایا اور ابّا جان نواب دین صاحب کے علاوہ میرے ددھیال میں کوئی احمدی نہ تھا۔ اس طرح ناصر محمود اپنے خاندان کا پہلا پیدائشی احمدی، پہلا موصی اور پہلا شہید بن گیا۔ وہ اپنے نام ناصر کی طرح ہر ایک کا ہمدرد اور غمگسار تھا۔ گاؤں میں کوئی رشتہ دار بیمار پڑتا تو گاڑی پر اُسے ساتھ لے آتا اور اپنے گھر میں رکھ کر علاج کرواتا۔ ہر قسم کی مدد اور خدمت کرتا اور اُس کے صحتیاب ہونے پر گاڑی میں اُسے گاؤں چھوڑ آتا۔ کسی کو خون کی ضرورت ہوتی تو ہمیشہ خود کو پیش کردیتا۔ شہادت سے دو ہفتہ قبل ہی کسی ضرورتمند کو خون کا عطیہ دے کر آیا تھا۔

شہید مرحوم بہت نیک فطرت اور نیک سیرت تھا۔ اپنے سے چھوٹی عمر والوں کو بھی آپ کہہ کر بلاتا۔ طفل کے طور پر اور پھر خادم کے طور پر ہر پروگرام میں شامل ہونا اپنا فرض سمجھتا۔

❀ ❀ ❀

ڈاکٹر نورین رشید باجوہ صاحبہ شہید

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ ستمبر 2010ء میں محترمہ ڈاکٹر نورین رشید باجوہ صاحبہ شہید کے بارہ میں ایک مختصر مضمون شائع ہوا ہے جسے اُن کی ایک سہیلی نے قلمبند کیا ہے۔ اُن کے بارہ میں قبل ازیں ایک مضمون 26/اگست 2011ء کے الفضل انٹرنیشنل کے اسی کالم میں شامل اشاعت کیا جاچکا ہے۔

محترمہ ڈاکٹر نورین رشید باجوہ صاحبہ میری بہترین دوستوں میں سے تھیں۔ قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں ہم چار پانچ احمدی لڑکیاں تھیں جو بہنوں کی طرح رہتیں۔ نورین مجھ سے ایک سال جونیئر تھیں لیکن ہمارے درمیان بہت بے تکلّفی تھی۔ ہم نے تقریباً چار سال اکٹھے ہوسٹل میں گزارے۔ آپ بہت عمدہ عادات کی مالک تھیں۔ بہت خندہ پیشانی سے ملتی تھیں۔ بہت مہمان نواز، خوش اخلاق اور خوش لباس تھیں۔ کبھی لڑائی جھگڑے یا فضول باتیں کرتے نہیں دیکھی گئیں۔ ایک ہونہار طالبہ تھیں اور مضمون نویسی کے مقابلہ جات میں کئی بار اوّل پوزیشن حاصل کرچکی تھیں۔ یہ سب کچھ تھا لیکن میڈیکل کالج میں مخالفت کے باوجود اپنے آپ کو احمدی کہنے سے نہ گھبراتیں اور ہوسٹل کی دیگر احمدی لڑکیوں کا بہت خیال رکھتیں۔

نورین کا رویہ مریضوں اور اُن کے لواحقین سے بھی بہت اچھا اور ہمدردانہ ہوتا۔ آپ کی شادی دورانِ تعلیم ہوگئی تھی۔ کافی عرصہ تک آپ کے ہاں اولاد نہ ہوئی لیکن آپ کو کبھی مایوس نہیں دیکھا۔ اپنے خدا پر کامل توکّل تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کی خوشخبری بھی دی۔ اور اسی حالت کے دوران انہیں شہید کردیا گیا۔

❀ ❀ ❀

جوتی کا تسمہ

ماہنامہ ''مشکوٰۃ'' قادیان نومبر 2010ء میں مکرم عطاءالمجیب راشد صاحب اپنے ایک مختصر مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک بزرگ محترم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب نے اپنا یہ واقعہ سنایا کہ ایک روز وہ اپنے گھر سے لندن مسجد آنے کے لئے روانہ ہوئے تو چند قدم چلنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ اُن کے ایک بوٹ میں تسمہ نہیں ہے۔ تسمہ کی ضرورت کا خیال آتے ہی اُن کا ذہن اُس حدیث کی طرف گیا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''چاہئے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی سب ضروریات کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کیا کرے حتّٰی کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے''۔ اس حدیث کا خیال آتے ہی مکرم چیمہ صاحب کا ذہن فوراً دعا کی طرف مائل ہوگیا اور وہ زیرلب دعا کرتے ہوئے مسجد کی طرف چلنے لگے۔ کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ سڑک کے کنارے ایک تسمہ گرا پڑا دیکھا جو عین اُسی رنگت اور طرز کا تھا جس کا دوسرا تسمہ اُن کے بوٹ میں تھا۔ دعا کی جلد قبولیت اور رسول کریمؐ کے ارشاد کو لفظاً لفظاً پورا ہوتے دیکھ کر اُن کا دل اللہ کی حمد سے لبریز ہوگیا۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ جون و جولائی 2010ء میں مکرمہ امۃالباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب پیش ہے:

بندے کلامِ پاک پر ہر دم جھکے ہوئے
وردِ درود میں ہیں مسلسل لگے ہوئے
ماہ صیام لایا جو گنتی کے چند دن
یوں اُڑ رہے ہیں گویا کہ پَر ہوں لگے ہوئے
نیچے کے آسماں پہ ہے سائل کا منتظر
جُود و سخا کے سارے خزانے کھلے ہوئے
ہوں ہم بھی باریاب کہ موسم ہے وصل کا
بخشش کے دَر ہیں فضل و کرم سے کھلے ہوئے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23/اگست 2010ء میں مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی نظم بعنوان ''نہ اُکھڑیں کبھی یہ قدم ساتھیو'' شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

میں دیتا ہوں تم کو قسم ساتھیو!
کہ اب یوں نہ بچھڑیں گے ہم ساتھیو!
محبت کا قصہ ، وفا کی کہانی
لہو سے کریں گے رقم ساتھیو!
قیامت سے بڑھ کے قیامت یہ تھی
ہو صبر و تحمل بہم ساتھیو!
دلوں سے ہمارے نکالے جو دیں
کہاں کس میں اتنا ہے دَم ساتھیو!
خدا کو پکارو! دعائیں کرو!
وہ وعدوں کا رکھے بھرم ساتھیو!

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 1, 2014 – August 7, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 1, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-ul-Hadith
00:55 Yassarnal Quran
01:25 Huzoor's Tour Of India: A programme documenting Huzoor's visit to India in 2008.
01:55 Japanese Service
03:05 Tarjamatul Quran Class: Recorded on September 2, 1997.
04:15 Eid Milan
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 154
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:55 Huzoor's Tour Of India: A programme documenting Huzoor's visit to India in 2008.
07:45 Siraiki Service
08:20 Rah-e-Huda
09:55 Indonesian Service
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Seerat-un-Nabi
13:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:00 Yassarnal Quran
14:30 Live Shotter Shondhane
16:30 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Huzoor's Tour Of India [R]
19:20 Real Talk
20:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda

Saturday August 2, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:25 Huzoor's Tour Of India
02:10 Friday Sermon: Recorded on August 1, 2014.
03:20 Rah-e-Huda
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 155.
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:30 Al-Tarteel
07:00 Inauguration Of Jamia Ahmadiyya Germany
08:35 International Jama'at News
09:05 Question And Answer Session: Recorded on September 4, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon [R]
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00 Live Shotter Shondane
16:05 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Inauguration Of Jamia Ahmadiyya Germany [R]
20:05 Faith Matters
21:05 International Jama'at News
21:35 Rah-e-Huda
23:05 Story Time
23:05 Friday Sermon [R]

Sunday August 3, 2014

00:20 World News
00:40 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:05 Al-Tarteel
01:30 Inauguration of Jamia Ahmadiyya Germany
03:10 Story Time
03:10 Friday Sermon: Recorded on August 1, 2014.
04:15 Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 156
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Quran
06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat: Recorded on May 7, 2013 in USA.
08:00 Faith Matters
09:00 Question And Answer Session: Recorded on March 3, 1996.
10:00 Live Asr-e-Hazir
11:05 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on July 5, 2013.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon [R]
14:05 Shotter Shondhane
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
16:30 Ashab-e-Ahmad
17:00 Kids Time
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
19:30 Real talk
20:30 Roots To Branches
21:10 MTA Variety: An Urdu documentary taking a look at the contribution made by Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, Musleh Ma'ood (ra) for the deeper understanding of the Holy Qur'an.
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday August 4, 2014

00:10 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat
02:25 Roots To Branches
02:55 Friday Sermon: Recorded on August 1, 2014.
03:55 Real talk
04:55 Liqa Maal Arab: Session no.157
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Al-Tarteel
07:00 Huzoor's Tour Of India: A programme documenting Huzoor's visit to India in 2008.
07:55 International Jama'at News
08:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 16, 1998.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on July 25, 2014.
11:05 Malayalam Service
11:35 Rohaani Khaza'ain Quiz
12:10 Tilawat & Dars
12:40 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recorded on October 24, 2008.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Malayalam Service
15:40 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00 Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 World News
18:30 Huzoor's Tour Of India [R]
19:50 Real Talk
20:50 Rah-e-Huda
22:20 Friday Sermon [R]
23:25

Tuesday August 5, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Tour Of India
02:25 Kids Time: An educational programme for children, teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
03:10 Friday Sermon: Recorded on October 24, 2008.
04:25 Rohaani Khaza'ain Quiz
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 58.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat: Recorded on May 7, 2013 in USA.
08:00 Alif Urdu
08:40 Australian Service
09:05 Question And Answer Session: Recorded on March 3, 1996.
10:05 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 1, 2014.
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomrochar
15:00 Spanish Service
15:25 Alif Urdu
16:00 Press Point: Repeat of a interactive programme discussing news stories around the world relating to Islam.
17:05 Pakistan In Perspective
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
19:50 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 1, 2014.
21:00 Press Point
22:00 Asr-e Hazir
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday August 6, 2014

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:35 Yassarnal Quran
01:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat
02:15 Alif Urdu
02:55 Press Point
03:55 The Finality Of Prophethood
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 159.
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on December 31, 2012.
08:15 Real Talk
09:15 Question And Answer Session: Recorded on September 4, 1996.
10:05 Indonesian Service
11:10 Swahili Service
12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:20 Al-Tarteel
12:50 Friday Sermon: Recorded on October 24, 2008.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-O-Fiqahi Masail
16:00 Faith Matters
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:35 Real Talk
20:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:30 Kids Time
22:05 Friday Sermon [R]
23:05 Intikhab-e-Sukhan

Thursday August 7, 2014

00:10 World News
00:30 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Qadian Address
02:45 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:45 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 160.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Huzoor's Tour Of India
08:00 Beacon Of Truth
09:05 Tarjamatul Quran Class: Recorded on September 2, 1997.
10:10 Indonesian Service
11:10 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
12:55 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on August 1, 2014.
15:05 Prophecies In The Bible
15:45 Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme.
16:10 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
16:40 Tarjamatul Quran Class [R]
17:45 Yassarnal Quran
18:05 World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35 Prophecies In The Bible
21:15 Tarjamatul Quran Class [R]
22:20 Yassarnal Quran
22:50 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 25 July , 2014 | Issue No. 30

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ تقریبات آمین۔ جلسہ گاہ کالسروئے میں آمد۔ معائنہ انتظاماتِ جلسہ۔

❁ ہمارے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں وہ ذرا سا بھی Relax ہوئے یا کسی کام کو معمولی سمجھا وہاں کام میں پھر برکت نہیں رہتی۔ اس لئے تمام ناظمین، نائبین اور دوسرے کارکنان اپنی ہر ذمہ داری اور ہر ڈیوٹی کو جو مختلف شعبہ جات میں لگائی گئی ہے اس کو بڑا اہم سمجھ کر ادا کریں۔

❁ ہر کارکن اپنے کام کو بہت اہم سمجھ کر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرے۔ صرف اس بات پر نہ رہیں کہ ہمیں تجربہ ہے اور آخر وقت میں کر لیں گے۔ مستقل مزاجی سے کام کریں۔ باقاعدگی سے کام کریں۔ اپنے فرائض ادا کریں۔

❁ پھر آپ کے کاموں میں اس وقت تک برکت نہیں ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا اور اس کی طرف رجوع نہیں ہوگا۔ اس لئے اپنی نمازوں کو ہمیشہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی زبانوں کو دعاؤں سے تر رکھیں۔

❁ ہر شعبہ کے کارکن اور مجموعی طور پر ہر احمدی کو اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے کہ کوئی ایسا عنصر ہمارے درمیان میں نہ ہو جو کسی بھی طرح، کسی بھی صورت میں کسی کام میں خرابی یا حرج ڈالنے کی کوشش کرے۔

——— (جلسہ کی ڈیوٹیوں کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

پرچم کشائی۔ خطبہ جمعہ۔ بلغاریہ، کروشیا، اسٹونیا، سلووینیا اور ہنگری سے جلسہ پر آئے ہوئے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں۔ مہمانوں کے سوالات کے جوابات۔ وفود کے ممبران کے حضور انور سے ملاقات اور جلسہ کے بارہ میں تأثرات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

10 جون 2014ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر ''مسجد المہدی'' (Neufahm) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر دس فیملیز کے 37 افراد اور 49 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز میونخ (Munich) اور اس کے اردگرد کی جماعتوں Freising اور Neufahm سے آئی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جرمنی کے ایک خوبصورت علاقہ کی سیر

آج پروگرام کے مطابق یہاں سے جرمنی کے ایک خوبصورت علاقہ Falkstein Froehten کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ جرمنی اور ان کے بیٹے مکرم عطاء الواسع طارق صاحب مبلغ اٹلی باہر سامنے کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں سے ان کا حال دریافت فرمایا اور دونوں نے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں مختلف حلقوں کی لوکل مجالس عاملہ نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچوں اور بچیوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے اور یہاں سے روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں موجود تھے اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ بارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ Falkstein کے علاقہ کی طرف روانہ ہوا۔ Neufahm سے Falkstein کا فاصلہ 154 کلومیٹر ہے۔ یہ خوبصورت علاقہ بلند و بالا سرسبز و شاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جگہ جگہ برف پڑی نظر آتی ہے اور بعض چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جس کے ایک طرف جرمنی کی آخری حدود ہیں اور دوسری طرف ہمسایہ ملک آسٹریا (Austria) ہے۔

ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہوٹل Burg Falkenstein ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دوسری چوٹی پر ایک قدیم قلعہ کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ پہاڑوں کے اردگرد ایک بل کھاتا ہوا تنگ راستہ یہاں ہوٹل تک پہنچاتا ہے۔ راستہ کے ایک طرف تاحد نظر گہرائی ہے۔ اسی راستہ سے گزرتے ہوئے اڑھائی بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مقام پر تشریف آوری ہوئی جہاں ہوٹل کے مالک اور سٹاف ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ خدام کی ایک ٹیم صبح سے ہی اس جگہ پہنچی ہوئی تھی جس نے حضور انور کی آمد سے قبل تمام انتظامات کر رکھے تھے۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام اسی ہوٹل کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ اس ہوٹل کے عین سامنے ملک آسٹریا (Austria) کے بلند و بالا پہاڑ اور برف سے ڈھکی چوٹیاں نظر آ رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر حضور انور نے فرمایا ہم نے آسٹریا بھی دیکھ لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دلفریب اور قدرتی حسن سے مالا مال خوبصورت علاقے کا مختلف اطراف سے نظارہ فرمایا۔

کھانے کے پروگرام کے بعد چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہوٹل کے ایک ہال میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل ہوٹل کے مالک اور اس کی اہلیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ان دونوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کی یہاں بابرکت آمد ہمارے لئے ایک سعادت ہے۔ چار بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے روانہ ہوئے اور قریباً چار گھنٹے کے سفر اور چار صد تیس کلومیٹر سے زائد سفر طے کرنے کے بعد آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

احباب جماعت مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم عبدالاول صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر بنگلہ دیش نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ موصوف جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے آئے تھے اور پروگرام کے مطابق جلسہ میں ان کی بحیثیت مہمان مقرر تقریر بھی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پونے دس

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں